شاہ رینی کی دُختر

مترجمہ

مرزا جعفر علی خاں آثر لکھنوی

باہتمام تاج وحجاب

دارالاشاعت پنجاب لاہور

شاہ زینی کی دختر

ڈنمارک کے مشہور شاعر ہنرک ہرٹس کا شاہکار

مترجمہ

مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی

۱۹۵۷ء

اہتمام تاج وحجاب

دارالاشاعت پنجاب لاہور

بار اوّل

قیمت ایک روپیہ

مطبوعہ دارالاشاعت پنجاب آرٹ پریس سرکلر روڈ لاہور

اشخاصِ ڈرامہ

رینی - پروونس کا بادشاہ -
آیولینتھی - شاہ رینی کی دُختر -
ٹرسٹان - وڈمانٹ کا شہزادہ -
سر جیوفری آف آرنج - ایک نائٹ -
سر ایلمرک - بادشاہ رینی کا معتمد -
اِبن یحییٰ - مراقش کا حکیم -
برٹرانڈ - رینی کا ملازم -
مارتھا - برٹرانڈ کی بیوی -

مقام - پروونس کا وادیٔ واکلوز -
زمانہ - پندرھویں صدی عیسوی کا وسط -
وقفہ - دوپہر دن سے لے کر شام تک ۔

(بائیں طرف (ایکٹر کے) یک منزلہ مکان جو گلاب اور عشق پیچے کی بیلوں سے ڈھکا ہؤا ہے + کھڑکیاں غرفہ دار ہیں۔ تاکہ تیز روشنی اندر نہ آئے + مکان سے ملحق ایک باغ جس میں گرم ممالک کی طرح نباتات کی کثرت ہے + مکان کے سامنے کھجور کے کچھ درخت ہیں۔ باغ کے خاتمہ پر ایک قدرتی سنگی دیوار ہے۔ جس پر جھاڑیاں چھائی ہوئی ہیں۔ اس دیوار کے وسط میں ایک دروازہ ہے۔ جو کائی لگے پتھروں میں اس طرح چھپا ہؤا ہے۔ کہ جب تک کھلے نہیں۔ یہ گمان بھی نہ ہو۔ کہ یہاں دروازہ ہے + اس دیوار کے بعد بلند پہاڑوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے) ؞

پہلا منظر

برٹرانڈ۔ (مکان سے نکل کر آتا ہے) گھنٹی بجی تھی۔ بادشاہ نے کوئی پیام بھیجا ہے (چٹان کی طرف جا کر چور دروازہ کھولتا

ہے - سرایلمرک داخل ہوتا ہے - برٹرانڈ اُسے وہیں چوکھٹ پر روک دیتا ہے) سرایلمرک آپ یہاں! ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جیئے - بس ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایئے! یہاں کوئی اجنبی داخل نہیں ہو سکتا!

ایلمرک - مَیں ضرور داخل ہوں گا!

برٹرانڈ - نہیں قسم بخدا آپ ایک اِنچ آگے نہیں بڑھ سکتے! آپ نے مجھے دھوکا دیا - گھنٹی اور مقرّرہ الفاظ سُن کر مجھے دھوکا ہُوا - کہ راویل ہے!

ایلمرک - بادشاہ نے اُس کی جگہ مجھے بھیجا ہے - یہ دیکھو میرے پاس بادشاہ کا خط اور انگوٹھی ہے ÷

برٹرانڈ - بادشاہ کی انگوٹھی؟ ہاں بیشک! خط! کیا اجازت ہے کہ مَیں اسے پڑھوں؟ (پڑھتا ہے) ایلمرک سے کوئی بات نہ چھپاؤ - اور جو کچھ وہ پوچھے بتا دو ÷

سرایلمرک - اب واقعات نے دوسری صورت اختیار کر لی - چیں بجبیں نہ ہو جیئے - اگر آپ کو اِس جگہ کا راز معلوم ہے - تو یہ امر بھی پوشیدہ نہ ہو گا - کہ احتیاط برتنا میرا فرض ہے ÷

ایلمرک - (آگے بڑھ کر) مجھے اس جگہ کا راز معلوم ہے! کیا کہہ رہے ہو؟ میں حیران ہوں کہ کہاں پہنچ گیا - جو کچھ دیکھ رہا ہُوں اُس سے میری حیرت میں اضافہ ہو رہا ہے + یہ مقام تو ویرانے

میں بہشت ہے! اس معمّے کو حل کرو۔

برٹرانڈ۔ ہائیں آپ کو بادشاہ نے نہیں بتایا!

ایلمرک۔ مجھے؟ نہیں!

برٹرانڈ۔ تو مجھے آپ گونگا سمجھیئے!

ایلمرک۔ نہیں بھائی! کیوں مذاق کرتے ہو؟

برٹرانڈ۔ جناب میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا سنجیدہ نہ تھا جتنا اس وقت ہوں۔

مارتھا۔ (مکان کے دروازے میں نمودار ہوتی ہے) کیا سر ایلمرک ہیں؟

برٹرانڈ۔ بادشاہ کی انگوٹھی لائے ہیں۔ اور داخلے کے قبل جو الفاظ کہنا چاہیئے وہ بھی جانتے ہیں۔ مگر آگے خیر و عافیت ہے۔ میرے نزدیک تو ان سے کہنا چاہیئے۔ کہ چلتے پھرتے نظر آئیے۔

ایلمرک۔ بادشاہ سلامت مجھے بھیجیں اور میں چلا جاؤں!

برٹرانڈ۔ ہونگے آپ اُن کے فرستادہ!

مارتھا۔ صبر کرو برانڈ صبر کرو! (ایلمرک سے) جناب آپ کیا پیام لائے ہیں؟

ایلمرک۔ میں یہ کہنے آیا ہوں۔ کہ گھنٹہ بھر میں بادشاہ سلامت حکیم ابنِ یحییٰ کو ساتھ لیکر یہاں ورود فرمائینگے۔

مارتھا۔ وہ شہرۂ آفاق مراقشی حکیم؟ میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔

ایلمرک: وہی بادشاہ کے ہمراہ ہوگا۔ اور تمہیں چاہیئے۔ کہ وہ سب سامان لیس رکھو۔ جس کے واسطے حکیم نے تم کو حکم دیا ہے۔ میں اسی اطلاع کو بھیجا گیا ہوں ؎

برٹرانڈ۔ بہتر! بہتر! بادشاہ سلامت اطمینان رکھیں۔ چند گھنٹے اُدھر حکیم صاحب یہاں آئے تھے ؎

مارتھا۔ مگر جناب کیا بادشاہ سلامت نے آپ سے کچھ اَور نہیں کہا؟

ایلمرک۔ انہیں جلدی تھی۔ اور کچھ متفکر بھی معلوم ہوتے تھے۔ ان کی ایلچی آیا ہؤا ہے۔ راویل بیمار ہے۔ لہٰذا مجھے اشارے سے علیحدہ بُلا کر ارشاد ہؤا کہ این جانب کو تم پر بھروسا ہے۔ اور تمہاری رازداری پر اعتماد ہے۔ ہمارے خادم کے ہمراہ جاؤ۔ اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے اُس کی تعمیل کرو ؎

مارتھا۔ کیا بادشاہ سلامت نے آپ سے بس اسی قدر کہا؟

ایلمرک: کہا تو اَور بھی تھا۔ مگر اُن کے باقی الفاظ چیستان سے کم نہ تھے۔ تھوڑی دیر سوچتے رہے۔ پھر ہچکچا ہچکچا کر کہا۔ کہ دیکھو۔ میں تمہاری وفاداری پر تکیہ کرتا ہوں۔ جہاں تم جاتے ہو وہاں میری بیٹی ملے گی۔ پھر یکایک خاموش ہوگئے۔ اور نہایت عجلت میں وہ خط لکھا۔ جو میں لایا ہوں۔ اور روانگی کا حکم دیا ؎

مارتھا۔ خط؟

برٹرانڈ۔ ارے ہاں خط!

مارتھا۔ (خط لے کر پڑھتی ہے) بیشک یہ بادشاہ کی تحریر ہے۔ برٹرانڈ! مشکوک ہونے کی کوئی وجہ نہیں!

برٹرانڈ۔ بھئی بالکل سچ کہا۔ میں خط کو بھول ہی گیا تھا!

ایلمرک۔ اس خط سے تم کو یہ بھی اندازہ ہوگا۔ کہ بادشاہ کی مرضی ہے کہ میں وہ باتیں تمہاری زبان سے سنوں جن کا مجھے علم ہونا چاہئے۔ یہ لڑکی کون ہے جس کا تذکرہ تھا؟ مارگرٹ آجکل انگلستان میں ہے۔ اور آیولینتھی ——

مارتھا۔ یہاں ہے!

ایلمرک۔ یہاں؟ وہ تو بچپنے سے ہسپانیہ کی ایک خانقاہ میں زیر تعلیم ہے*

مارتھا۔ جناب نہیں۔ وہ یہاں ہے اور یہیں تھی!

ایلمرک۔ یہ کیا؟ یہاں! برٹرانڈ میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ کہ مفصل حال بتاؤ*

برٹرانڈ۔ آپ نے اکثر اس قضیہ کا حال سنا ہوگا جو مدت تک ہمارے بادشاہ اور کاؤنٹ وڈمانٹ کے درمیان صوبہ لورین کی بابت رہا*

ایلمرک۔ خوب معلوم ہے۔ لیکن اب تو وہ جھگڑا بہت پرانا اور کب کا رفت گذشت ہوگیا۔ برگنڈی نے شرائطِ صلح طے کردئے۔ اور جیسی افواہ ہے بادشاہ کی لڑکی آیولینتھی وڈمانٹ کے لڑکے کو بیاہی جائے گی۔ آیولینتھی گود ہی میں تھی۔ کہ نسبت قرار

پا گئی تھی ؎

برٹرانڈ - آپ کا فرمانا درست ہے - لیکن معاہدہ کہنا چاہیئے - کہ طے بھی نہ ہوُا تھا - کہ آدھی رات گئے شاہی محل میں آگ لگ گئی - اور آیو لینتھی جس کی عمُر اس وقت سال بھر کی تھی شعلوں کی نذر ہونے سے بال بال بچ گئی - اس کی جان بچانے کی صرف ایک ہی تدبیر تھی - ہم نے اُسے کھڑکی سے نیچے پھینکا - اور لوگوں نے نرم گبھوں پر روکا - تاہم خوف یا گرنے کے صدمے سے خواہ اَور کسی سبب سے اس کی بصارت زائل ہو گئی ؎

ایلمرک - بصارت زائل ہو گئی ؟

مارتھا - جی ہاں ! آپ ہماری رُوحانی تکلیف اور اس کے والد کی مایوسی کا اندازہ کر سکتے ہیں - ہائے ایسی بھولی بھولی پیاری بچّی آنکھیں کھو بیٹھی - کیسا افسوسناک حادثہ ہے - کس قدر ناقابل برداشت ! جو امیدیں اس سے وابستہ ہیں اُن کے منقطع ہوتے ہی لورین کے متعلق پُرانی عداوتیں اور رنجشیں پھر تازہ ہو جائینگی - بلکہ پیشتر سے زیادہ تلخی کے ساتھ - کیونکہ کاؤنٹ وڈمانٹ کبھی گوارا نہ کرے گا - کہ اندھی لڑکی اُس کے گلے کا ہار ہو - عجب نہیں جو یہ خیال کرے - کہ اسے دھوکا دیا گیا - اور لڑکی صلح کے پہلے ہی نابینا تھی - پھر تو آگ بگولا ہی ہو جائے گا ؎

ایلمرک - کوئی تعجب نہیں کہ اس کے دل میں یہ وسوسے پیدا ہوں -

ہمارے بادشاہ نے اس عقدے کا کیا حل سوچا ہے ؟

برٹرانڈ ۔ اوّل اوّل تو اُنہوں نے اس واقعہ پر کہ لڑکی اندھی ہوگئی خاموشی اور احتیاط کا پردہ ڈالا ۔ کیونکہ اُس کے بُشرے سے نابینا ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوتی تھی ۔ لیکن کچھ دن بعد قرطبہ سے اس نامور حکیم ابنِ یحییٰ کو طلب کیا ۔ جس کی حذاقت مُعجزے کی حد تک پہنچ گئی ہے ۔ وہ آیا اور ہر قسم کا علاج کیا ۔ اور عملی طور سے ہمیں دکھایا ۔ اور نہایت دانشمندی سے ہمیں ہدایت کی ۔ کہ لڑکی کی کس طرح پرورش کرنا چاہیئے ۔ اور پھر اُس نے علم نجوم کے زور سے اس کا زائچہ بنایا ۔

ایلمرک ۔ پھر کیا ہؤا ؟

مارتھا ۔ ہمیں امید دلائی ۔ کہ جب آیولینتھی کو سولھواں برس لگے گا ۔ تو اس کی آنکھوں کی روشنی عود کر آئے گی ۔ وہ وقت آگیا ۔ اور ابنِ یحییٰ پھر طلب کیا گیا ہے ۔ جو دوائیں بتاتا ہے دی جاتی ہیں ۔ لیکن ان کا منشاء ہم پر کبھی ظاہر نہ ہؤا ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ آنکھیں روشن ہونے کا وقت آگیا ۔ خدا کرے ایسا ہی ہو ۔

ایلمرک ۔ لیکن اس مصیبت کے بوجھ سے آیولینتھی گُھلی جاتی ہوگی ۔

مارتھا ۔ اُسے خبر بھی نہیں کہ اندھی ہے ۔

ایلمرک ۔ خبر بھی نہیں ! تم یقیناً مجھے بناتی ہو !

مارتھا ۔ نہیں جناب ! آپ کو خود بہت جلد معلوم ہوجائے گا ۔ کہ

ہَیں نے جو کچھ کہا حرف بحرف سچ ہے + ایک التجا ہے - کہ جب آپ آیو لینتھی سے ہمکلام ہوں - تو اس بات کا خاص لحاظ رہے - کہ زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جس کا تعلق دیکھنے سے ہو - اس کی پابندی اپنا مذہبی فرض سمجھئے حکیم نے اس کا حکم نہایت سختی سے دیا ہے + کسی ایسی چیز کا نام بھی نہ لیجئے جس کا تعلق دیکھنے سے ہے - مثلاً دن کی روشنی - رات کی خنک چاندنی - ستاروں کا ہجوم + افسوس وہ اپنی زندگی کے دن ایسے گھُپ اندھیرے میں بسر کر رہی ہے - جہاں ایک ستارہ بھی اپنی جھلک نہیں دکھاتا ٭

ایلمرک ۱ کیا تم نے اس حکم کی سختی سے پابندی کی ہے ؟

برٹرانڈ - وہ ناسمجھ تھی - جبھی سے ہم نے اس کی عادت ڈالی جا لانکہ اس وقت ایسی باتیں کرنے تو کوئی اندیشہ نہ تھا ٭

ایلمرک + آخر اس کی آنکھوں کے بے نُور ہونے کا راز اس سے پوشیدہ کیوں رکھا گیا ہے - اور کس کے ایماء سے ؟

مارتھا - کیا جانے بادشاہ کی مرضی یا حکیم یحیٰی کا مشورہ ہے - لیکن سبب تو ظاہر ہے + آپ واقف ہیں کہ ایک دن تاجِ شاہی اُسکے زیبِ سر ہوگا - اور اگر ہر نہج سے خیریت رہی - تو اُس کی آئندہ زندگی نہایت شاندار ہوگی + لیکن یہ خطرہ ہے - کہ اگر اُسے اپنے نابینا ہونے کا علم ہو گیا - تو اُس کی لطیف رُوح پر

حزن وملال کا غبار چھا جائے گا - اور ممکن ہے کہ خیالات کا شیرازہ بکھر کر حواسوں کے توازن میں فرق آجائے شگفتگی اور خوش مزاجی خیرباد کہیں - حالانکہ یہی صفات ایک ملکہ کے سب سے زیادہ قیمتی زیور ہیں - لہٰذا یہ کوشش کی جاتی ہے - کہ اُسے اپنی مصیبت کا علم نہ ہونے پائے ؟

ایلمرک - تو اسی غایت سے یہاں ساری دُنیا سے الگ رکھی گئی ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی اس کی محرومی بصارت کا راز اس پر افشا کر دے ؟

برٹرانڈ - بس یہی بات ہے - اس وادی میں جو کوہستان واکلوز کے درمیان واقع ہے وہ تمام دراندازنظروں سے محفوظ ہے - آپ جانتے ہیں - کہ بادشاہ رینی کا محبوب مشغلہ پھولوں اور پودوں کا لگانا اور ان کی پرداخت ہے - جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں ان کی ذاتی محنت کا پھل ہے - اور ان ہی درختوں اور بیل بُوٹوں کے ساتھ ان کی لڑکی سن شعور کو پہنچی ہے - وہ یہاں کے چپے چپے سے واقف ہے - اور بغیر بھٹکے ہوئے یا کسی کی محتاجی کے بلا تکلف ادھر اُدھر آجا سکتی ہے - اُس کی تعلیم کی طرف سے بھی بے پروائی نہیں کی گئی - سوت کاتنا - کپڑا بُننا - سینا پرونا جانتی ہے - فن باغبانی میں دستگاہ ہے - اس طرح وُہ کام کاج میں لگی رہتی اور خوش رہتی ہے - شاعری کا بھی شوق

ہے۔ اور فرصت کے اوقات میں گاتی بھی ہے؟

ایلمرک۔ گیت موزوں کرتی ہے؟

برٹرانڈ۔ جی ہاں خود بادشاہ نے اُسے اس فن کی نزاکتیں سکھائی ہیں۔ اور اس فن کے بہترین ماہر کو بھی شرم نہ آئے۔ اگر آیولینتھی کے تصنیف کئے ہوئے گیت اس سے منسوب کئے جائیں ؛

ایلمرک۔ یہ سب کچھ تو سمجھ میں آتا ہے۔ مگر دِل یہ کسی طرح قبول نہیں کرتا۔ کہ اُسے اپنے نابینا ہونے کا احساس نہیں ؛

مارتھا۔ چونکہ آپ قدم قدم پر اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہیں۔ آپ کو باور نہیں ہوتا۔ آواز سُن کر بھی آپ کی آنکھیں خود بخود اُدھر پھر جاتی ہیں۔ اندھیرے میں بھی دھوکا ہوتا ہے کہ اک شعاعِ نور چمک گئی۔ لیکن جو شخص ابتدائے عمر سے یا ممکن ہے کہ پیدائشی اندھا ہو۔ کیونکر یقین کر سکتا ہے۔ کہ اُس کے ہم جنس دیکھتے ہیں۔ وہ بینائی کے معنی ہی نہیں جانتا۔ اُس حیرت انگیز قوت کا ادراک نہیں کر سکتا جو آنکھوں میں ودیعت ہے۔ ہم جس طرح آنکھوں سے اپنے گرد و پیش کی اشیاء کا بآسانی احساس اور اندازہ کرتے ہیں۔ ایک نابینا شخص وہی درک سماعت۔ لمس جذبات کے مدّ و جزر۔ ہوا کی سبک خرامی نیز بے شمار دیگر وسائل سے حاصل کرتا ہے۔ جو ہمارے لئے مبہم یا ناقابلِ فہم ہیں۔ آیولینتھی کا سامنا ہونے دیجئے۔ جو کچھ میں نے کہا۔ آپ پر خود روشن ہو

جائے گا۔

ایلمرک: یسوع مسیح کی قسم مجھے اس عجیب ہستی کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ ایک اُلجھن اَور رہ گئی۔ وُہ بھی دُور کر دو صرف تم دو نفوس اس کی دُنیا ہو۔ ورنہ وہ اس پوشیدہ وادی میں یکّہ و تنہا ہے۔ کیوں ہے نا ایسا؟

برٹرانڈ: آپ کا قیاس صحیح نہیں۔ آپ کی بھتیجی ایسی تنہا و بے مونس نہیں۔ ان پہاڑوں کے عقب میں جیسا کہ آپ کو علم ہوگا سینٹ کلیرا کی خانقاہ ہے۔ اور اکثر اوقات وہاں کی راہبہ عورتیں اور اُن کی نگران راہبہ اس کی ملاقات کو آتی ہیں۔ بادشاہ سلامت بھی کبھی کبھی اپنے دوستوں اور مہمانوں کو لاتے ہیں۔

ایلمرک: الغرض وہ کوئی کمی محسوس نہیں کرتی۔ اور اپنی قسمت پر شاکر ہے۔ دنیا کے اُن دلکش مناظر اور اُن نعمتوں سے محروم ہے جن سے ہم حظ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اسے اُن کے وجود کا شُبہ بھی نہیں ہوتا۔ کیا تم سے کبھی کوئی بات نہیں پُوچھتی؟

مارتھا: یہ سوال ایسا ہے کہ جواب دینا آسان نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ وہ اپنے کتنے ہی خیالات ہم پر ظاہر نہ کرتی ہو۔ وُہ جانتی ہے۔ کہ اس وادی سے نکاس کا ایک راستہ ہے۔ جب کوئی آتا ہے۔ تو گھنٹی بجنے کی آواز سُن کر اُس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور کان لگائے ہوئے چُپ چاپ

منتظر رہتی ہے۔ تاہم وہ کبھی نہیں پوچھتی۔ کہ دروازہ کہاں ہے اور اس سے نکل کر آدمی کہاں پہنچتا ہے۔ کیونکہ اسے نصیحت کی گئی ہے۔ کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق پوچھ گچھ نہ کرنا چاہیئے۔ وقت اس پر خود ظاہر کر دے گا۔ یہی جبلت چھوٹے بچوں کی ہوتی ہے۔ ان کے سامنے خدا اور اس کے قادر مطلق ہونے کا نیز حیات بعد الموت کا ذکر کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کیسے غور سے سنتے ہیں۔ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہیں اور عدم تیقن کا سایہ رواں دواں بادلوں کی طرح اُن کے چہرے پر نمودار ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں ایک دلربا انداز سے اعتقاد کا نور اُن کی پیشانیوں سے جھلکتا ہے۔ اور وہ ان چیزوں کے سامنے جو سربستہ راز میں ہیں سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آیو لینتھی کی موجودہ حالت میں دُنیائے بسیط ایک عظیم راز ہے۔ جس کے پردوں کو وہ چاک کرنا چاہتی ہے اس وقت اس کا باپ یا خانقاہ کی نگران راہبہ اُس سے کہتے ہیں۔ "بیٹی صبر کر۔ ابھی تو بہت کمسن ہے۔ آنیوالے زمانے میں تو سب کچھ خود بخود سمجھ جائے گی" وہ اس مقولے پر صدقِ دل سے یقین کرتی ہے۔ اور اسے خواب میں بھی یہ شبہ نہیں ہوتا۔ کہ اس خوشنما دنیا کی زیب و زینت مشاہدہ کرنے کو روشن آنکھیں درکار ہیں۔ کیا جناب یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ جب ہم

اپنی زندگی کے پُراسرار آغاز و انجام پہ مایوسانہ نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم بھی اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہیں۔ اور آیولینتھی کی طرح احساس نہیں ہوتا۔ کہ حقیقی روشنی سے محروم ہیں۔ اور آخر کار عقیدت کو اپنی امید کا پائندہ ستارہ بناتے ہیں؟

ایلمرک۔ تُم نے جو کچھ کہا لفظ بلفظ درست ہے۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ کہ آیولینتھی ہے کہاں؟

برٹرانڈ۔ سو رہی ہے۔

ایلمرک۔ سو رہی ہے؟ اور اس وقت!

برٹرانڈ۔ وہ روزانہ اس وقت ایک گھنٹے حکیم کی ہدایت کے بموجب سوتی ہے۔ یہ کوئی میٹھی قدرتی نیند نہیں ہے۔ لیکن حیران ہوں کہ اسے کیا کہوں۔ غیر مانوس اور بے ڈھنگے الفاظ اور عجیب و غریب اشاروں سے ابنِ یحییٰ اسے مسحور کر کے اس پر خواب طاری کر دیتا ہے۔ بعد ازاں اس کے سینے پر پتھر کی ایسی ایک تختی رکھ دیتا ہے۔ وہ کوئی طلسم یا تعویذ ہے۔ کیونکہ جب تک ہٹایا نہ جائے وُہ غافل سوتی رہتی ہے۔ سچ پُوچھو تو مَیں بہُت خوفزدہ رہتا ہُوں۔

ایلمرک۔ جو کچھ بھی ہو۔ ہمیں ابنِ یحییٰ پہ کامل اعتماد ہے۔

برٹرانڈ۔ اسی سے کامیابی کی آس بندھتی ہے۔

(گھنٹی بجتی ہے)

مارتھا۔ برٹرانڈ گھنٹی بجی!

برٹرانڈ۔ بادشاہ سلامت آ گئے! (چور دروازے سے باہر جاتا ہے)

ایلمرک۔ کیا بادشاہ سلامت یہاں اکثر آتے ہیں؟

مارتھا۔ جی ہاں جب یہاں سے قریب والے محل میں فروکش ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کئی کئی مہینے نہیں آتے۔

ایلمرک۔ کیا آیو لینتھی جانتی ہے کہ وہ بادشاہ ہیں؟

مارتھا۔ نہیں۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ انہیں "ابا جان" کہتی ہے۔ اور ہم لوگ "ریمبو" کہتے ہیں۔ جو ایک مشہور مغنی اور اس نواح کا باشندہ تھا۔

ایلمرک۔ اب خاموش رہنا چاہیئے۔ بادشاہ سلامت تشریف لا رہے ہیں۔

دُوسرا منظر

(بادشاہ رینی۔ ابنِ یحییٰ اور برٹرانڈ چور دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ ایلمرک اور مارتھا پہلے سے موجود ہیں)

رینی۔ مارتھا! مَیں تیرے پاس نیکوکار ابنِ یحییٰ کو لایا ہُوں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آج ہی وہ ایک دفعہ اَور یہاں آچکے ہیں۔ کیا حال ہے؟

مارتھا۔ خداوند ہر کام حضور کی مرضی کے مطابق ہُوا ہے

رینی۔ حکیم صاحب کی ہدایات کی تعمیل کی گئی؟ کوئی بات رہ تو نہیں گئی؟ آیو لینتھی کی آنکھوں پر ہر شب سوتے وقت پٹّی باندھی گئی؟

مارتھا۔ جی حضور!

رینی۔ (ابنِ یحییٰ سے) یہ ایک خطرناک آزمائش تھی! تعجّب ہے کہ اس نے یہ زحمت برداشت کر لی۔ حُسنِ اتفاق سے حال میں ایک مکھی نے اس کی کنپٹی میں ڈنک مار دیا تھا۔ اس سے ہمیں پٹّی باندھنے کا معقول بہانہ ہاتھ آیا۔ بلاشبہ یہ مکھی کی خود فریبی

تھی - اس حسین دنیا میں جو آیو لینتھی کی پرداختہ ہے - اور جہاں وہ
پھولوں میں پھول کی طرح نشوونما پاتی ہے - ننھی مکھی اس شوخ رنگ
شگوفے کو دیکھ کر چندھیا گئی - اور سمجھی کہ گلاب کی کلی سے ہم آغوش
ہو رہی ہے + معاف کرو - اپنی لڑکی کے متعلق اس قسم کی گفتگو
گناہ ہے - خیر - تمہیں فکر ہوگی کہ اپنی محنت کا ثمر دیکھو - آیو لینتھی
کے پاس جاؤ + برٹرانڈ! مارتھا! حکیم صاحب کے ہمراہ جاؤ - ممکن
ہے کہ انہیں تمہاری ضرورت ہو +

(ابن یحییٰ برٹرانڈ اور مارتھا کی معیت میں مکان میں داخل ہوتا
ہے) کیوں ایلمرک اس خاموش و پر سکون وادی کو دیکھ کر تمہیں تعجب
تو نہیں ہوا؟ یہ ایک مختصر بہشت ہے +

ایلمرک - بیشک خداوند!

رینی - حُسن و علم و فن میں جو کچھ محبوب ترین ہے یہاں موجود ہے -
کاش میں ایسا خوش نصیب ہوتا - کہ اپنی زندگی ان کے مابین
بسر کر سکتا - اور بطیب خاطر نیپلز اور لورین اور اس طویل نزاع
کو جو ڈُوڈ ماونٹ سے در پیش ہے ہمیشہ کے لئے بھول جاتا!

ایلمرک - بندگان عالی! اس کا تو پیشتر ہی فیصلہ ہو چکا - عنقریب کاؤنٹ
ٹرسٹان قدم رنجہ فرمائینگے - اور تمام جھگڑوں کا خاتمہ صلح و آشتی
پر ہو جائے گا +

رینی - مجھے بھی یہی امید ہے - اور اس امید کو روز بروز تقویت ہوتی

جاتی ہے۔ کیا مَیں نے تمہیں نہیں بتایا۔ کہ مَیں جیوفری آف اورنج کا منتظر ہوں، وہ ٹرسٹان کے قلعے میں عرصے تک مقیم رہ چکے ہیں۔ اور کاؤنٹ کو کبت۔ شاعری اور موسیقی کی تعلیم دی ہے۔ جیوفری کہتے تھے۔ کہ نوجوان کاؤنٹ کو شاعری سے خاص مناسبت ہے۔ اس کا مذاق شستہ و متین ہے۔ تخیّل میں رفعت اور اسلوب ادا میں جدّت و ندرت ہے۔ انہوں نے ایک بار ایک گیت میرے سامنے گایا تھا۔ جو ٹرسٹان کا موزوں کیا ہُوا تھا۔ اس کا موضوع بھی عمدہ تھا۔ بندشیں بھی چُست اور نفیس تھیں۔ انصاف مقتضی ہے کہ مَیں اس کے کمال شاعری کا اعتراف کروں۔ حالانکہ وہ مجھ سے برسر پرخاش ہے۔ اور موقع پائے تو لورین کا صوبہ ہضم کر جائے۔ لیکن خاموش رہو۔ مَیں نے ایک آواز سُنی (دروازے کے پاس جاکر دیکھتا ہے) دیکھو! ابن یحییٰ نے اُسے جگا دیا! اُس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں! وہ کچھ کہہ رہی ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواب میں باتیں کر رہی ہے۔ ابن یحییٰ بڑے غور سے اُس کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ طلسمی نقش پھر اُس کے سینے پر رکھ دیا۔ اور وہ پھر سو گئی!

ایلمرک۔ عجیب و غریب عمل ہے!

رینی۔ بڑا حیرت خیز! اس مراقش کے حکیم کو ایسی قدرت حاصل ہے۔ کہ مَیں خائف رہتا ہوں۔ وہ آرہا ہے! ایلمرک مجھے تنہا

چھوڑ دو! لیکن سنو! محل کو واپس جاؤ۔ میں یہیں ٹھہرا رہوں گا۔
جس وقت ٹرسٹان کا خط آئے۔ فوراً لے کر حاضر ہو ؎

ایلمرک۔ رخصت خداوند!

(ایلمرک روانہ ہو جاتا ہے۔ اور ابنِ یحییٰ دوسرے دروازے سے داخل ہوتا ہے)

رینی۔ کہو ابنِ یحییٰ کیا تم فاختہ کی طرح شاخِ زیتون لائے ہو؟[1] کچھ متفکر ہو۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا نتیجہ نکالوں ؎

ابنِ یحییٰ۔ مجھے صحت کی قوی امید ہے ؎

رینی۔ کیا یہ سچ ہے؟ ابنِ یحییٰ تم فرشتۂ آسمانی ہو جو میری مدد کو بھیجا گیا ہے! تمہارا سیاہ چہرہ شاہِ مراقش کی طرح جو ہمارے یسوع مسیحؑ کے گہوارے کے سامنے سجدے میں جھکا تھا۔ اُس ستارے کا پیش خیمہ ہے۔ جو میری تاریک راتوں کو منوّر کر دے گا۔ ابنِ یحییٰ بتاؤ تم نے اپنی امیدوں کو کس بُنیاد پر قائم کیا ہے۔ اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ میں بے تاب ہوں۔ جواب دو! حال ہی میں میں نے ایک کتاب پڑھی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آنکھ کی اکثر بیماریاں قدح کرنے سے اچھی ہو جاتی ہیں۔ میرے ابنِ یحییٰ تم ہرگز ایسا نہ کرنا! جانتے ہو کہ آنکھ کیسی نازک چیز ہے۔ کیا تمہارا

---

[1] اشارہ ہے طوفانِ نوحؑ کی طرف۔ فاختہ شاخِ زیتون لے کر واپس ہوئی تھی۔ جس میں یہ مژدہ تھا۔ کہ خشک زمین قریب ہے۔ اور کشتی لنگر ڈال سکے گی ؎ اثر

دل پتّھر کا ہو جائے گا۔ اور میری آبولینتھی کی آنکھوں کو نشترِ فولاد سے چھوؤ گے ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اندوہ و الم کے باوجود یہ گھرے سیاہ چشمے کس قدر ضو فشاں ہیں۔ آہ! اس کی آنکھیں! یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ دو ایسے نُورانی دائروں پر شب کی ظلمت چھائی رہے؟

ابنِ یحییٰ۔ آپ مضطرب نہ ہوں۔ کوئی خطرہ نہیں۔ نشتر وغیرہ اگر مَیں استعمال بھی کروں۔ تو زیادہ مفید ثابت نہ ہوگا۔

رینی۔ تو پھر تم نے کیا طے کیا ہے؟

ابنِ یحییٰ۔ اے رحم دِل بادشاہ۔ میں عفو کا خواستگار ہُوں۔ میرا طریقِ علاج میرے پیشے کا راز ہے۔ جس کے افشا سے کوئی فائدہ متصوّر نہیں۔ یہ تدابیر ایک لمحۂ گریزاں کی پیداوار نہیں۔ بلکہ سالہا سال راتوں کو جاگ کر دماغ سوزی کی گئی ہے۔ مَیں بتدریج اس نقطے پر آ گیا ہُوں۔ کہ اگر خدا کو منظور ہوُا تو کامیاب ہوں گا۔ اور یہ کامیابی یا تو آج ہی رُونما ہوگی یا کبھی نہیں!

رینی۔ آج ہی! یہ کیونکر؟

ابنِ یحییٰ۔ غروبِ آفتاب کے بعد جب صرف اتنی مدّھم روشنی ہو۔ جسے اس کی آنکھیں جو روشنی کی عادی نہیں ہیں برداشت کر سکیں مَیں اپنے علاج کی آزمائش کروں گا۔

رینی۔ آہ ابنِ یحییٰ! مَیں تیری منت کرتا ہوں کہ آج نہیں۔ ہر روز بلکہ ہر ساعت میں نے بڑے اشتیاق سے اس لمحہ کا انتظار کیا۔ مگر اب

وقت آیا تو میرا دل ڈوبا جاتا ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ تاخیر ہو۔
ابنِ یحییٰ ذرا سوچو کہ کس قدر خطرہ ہے۔ ممکن ہے کہ غروب آفتاب کے ساتھ میری تمام ناز پروردہ آرزوؤں کا خاتمہ ہو جائے۔ تم سوچ میں پڑ گئے؟ بیشک توقف کروگے!

ابنِ یحییٰ۔ التوا ناممکن ہے!

رینی۔ اتنا بتا دو۔ کہ کوئی خوف کی بات تو نہیں؟ نتیجے کا خوشگوار ہونا مشتبہ تو نہیں؟ تم نے خاموش ستاروں کی اعانت سے ساعت بچاری تھی۔ تمہارا علم ستاروں پر بھی محیط ہے۔ اور اُنہیں اپنے راز کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیا جواب ملا؟ بتا دو۔ ابنِ یحییٰ مجھے بتا دو۔ تم نے زائچہ بھی مرتب کیا ہے۔ اس سے فالِ نیک نکلتی ہے؟

ابنِ یحییٰ۔ یہ تو پہلے ہی عرض کر چکا ہوں۔ کہ ستارے موافق ہیں۔ لیکن وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ان کا اثر انسان کی قسمت پر ضرور ہوتا ہے۔ مگر قدرت ان کی مطیع نہیں۔ تاہم آپ مطمئن رہیں۔ مجھے اس باب میں کوئی پریشانی نہیں۔ لیکن ایک دوسری رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے۔

رینی۔ رکاوٹ؟

ابنِ یحییٰ۔ ہاں سرکار! اور مجھے شک ہے۔ کہ آپ اس گتھی کے سلجھانے میں میری مدد کریں گے۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ قبل اس کے کہ میں اپنا عمل شروع کروں آیولینتھی کو معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ وہ نابینا

ہے!

رینی۔ نہیں ابنِ یحییٰ یہ نہیں ہو سکتا!

ابنِ یحییٰ۔ ایسا ہونا چاہیئے۔ ورنہ میرا فن ناکارہ ثابت ہوگا۔

رینی۔ نہیں! نہیں! ہرگز نہیں! مجھے اس وحشیانہ ظلم پہ مجبور نہ کرو۔ اور ایک جھٹکے میں غفلت کے اس پردے کو چاک نہ کرو۔ جو اُس کی طمانیت کا موجب ہے۔ اس کی نازک رُوح پر اس مہیب صداقت کا یکایک نہیں بلکہ بتدریج انکشاف ہونا چاہیئے۔۔۔ اور اگر اس کے بعد بھی صحت نہ ہوئی؟ کیا تم بھول گئے۔ کہ ہم نے کس ہوشیاری سے سال بہ سال اس اندوہناک حقیقت کو اُس سے پوشیدہ رکھا ہے۔ تمہارے ہی مشورے سے ایسا ہوا۔ اور تمہیں نے بتایا۔ کہ یہ دشوار مرحلہ کس تدبیر سے طے ہو سکتا ہے۔ کیا جو عالیشان عمارت تمہیں نے اُٹھائی اُسے چشمِ زدن میں ڈھا دو گے؟ بتاؤ کس لئے؟ آہ! کس لئے؟

ابنِ یحییٰ۔ اگر آپ دھیان دے کر سماعت فرمائیں تو عرض کروں۔ غالباً آپ کا گمان ہے۔ کہ بصارت کا مسکن آنکھ ہے۔ دراصل ایسا نہیں۔ آنکھ صرف ذریعہ ہے۔ قوّتِ بینائی کا سرچشمہ رُوح ہے اور وہ نازک اعصاب جن کا اجتماع آنکھ کے گرد ہوتا ہے۔ دماغ کے پوشیدہ خزانے سے برآمد ہوتے ہیں۔ آیولینتھی کو اپنی حالت سے آگاہ ہونا چاہیئے اوّلاً اس کی اندرونی آنکھیں کھلیں اس سے قبل

کہ اس کی ظاہری آنکھوں پر نور کی بارش ہو۔ اس کی رُوح میں روشنی کی احتیاج پیدا ہونا چاہیئے۔ تاکہ روشنی کی متوقع رہے۔ اور آرزومند ہو۔ کیونکہ انسان کو وُہ نعمت کبھی عطا نہیں ہوتی جس کی چونپ اُس کے دل میں نہ ہو۔ اس کی رُوح کی تہ میں ایک خواہش اور اس کی تسکین کا عزم پیدا ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر فنِ شاعری کو لیجئے جس سے آپ مانوس ہیں۔ وُہ فنِ جمیل۔ وہ طرب انگیز علمِ شیریں مقالی جس کے واسطے تمام صوبۂ پروانس مشہور ہے۔ ایک عطیۂ فطرت ہے۔ مگر کیا ہر انسان کو مل جاتا ہے؟ نہیں! صرف وہی مستحق ٹھہرتے ہیں جن کے سینوں میں خواب کی طرح ایک درخشاں دنیائے شعر آباد ہوتی ہے۔ اور جو اس دیوی کے شیدا اور جویا رہتے ہیں۔ اور اس شدّت سے کہ اُن کی تشنگیٔ شوق کبھی نہیں بجھتی۔

رینی۔ اچھے ابنِ یحییٰ۔ میں تم سے بحث میں نہیں جیت سکتا۔ میرا علم اتنا وسیع نہیں۔ لیکن رحم کی آواز میرے دل میں گونج رہی ہے۔ اور تمہارے دلائل کو غرق کئے دیتی ہے۔ تم جو کہتے ہو ناممکن ہے۔ اور میں کبھی منظور نہیں کر سکتا۔

ابنِ یحییٰ۔ آپ کی مرضی۔ میں صرف مشورہ دے سکتا ہوں۔ اور جب میرے مشورے پر آپ کو اعتماد نہیں۔ تو یہاں میری موجودگی بیکار ہے۔ لہٰذا اللہ نگہبان! بندہ اپنی خانقاہ کو واپس جاتا ہے۔

اگر بندگانِ عالی نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ تو وہیں ملوں گا۔ لیکن ایک مرتبہ پھر غور کر لیجیئے۔ کہ اگر آفتاب ان پہاڑوں کے پیچھے غروب ہو گیا۔ تو میرے تمام مساعی بے سود ثابت ہوں گے (چور دروازے سے باہر نکل جاتا ہے)

ریبنی۔ آہ میں کس عذاب میں مبتلا ہوں! میں نے اس امید کو کس قدر مہنگا خریدا۔ اور اب وہ شاید پلک مارتے فنا ہو جائے گی! کیا اس کی شگفتگی اس سے چھین لوں۔ اور اس کے بدلے حزن ملال و اندوہ و یاس دے دوں؟ اس کے شباب کو آہستہ آہستہ کملاتے دیکھوں۔ یہاں تک کہ خشک ہو کر نوحۂ خزاں بن جائے؟ نہیں! یہ ابن یحییٰ کی ہٹ ہے۔ وہ یقیناً رام ہو جائے گا میں دم نہ لوں گا جب تک اُسے ہموار نہ کر لوں!

(ریبنی بھی چلا جاتا ہے۔ اور اسی وقت برٹرانڈ اور مارتھا داخل ہوتے ہیں)

مارتھا۔ بادشاہ سلامت غصّے میں بھرے ہوئے تھے۔ ابن یحییٰ بھی چل دیا! یہ ہُوا کیا؟

برٹرانڈ۔ اللہ جانے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عین وقت پر ابن یحییٰ کو مایوسی ہو!

مارتھا۔ کیا تمہارا ایسا خیال ہے؟

برٹرانڈ۔ کاش کہ میرا خیال غلط نکلے۔ لیکن اِس شخص کی پُر اسرار۔ ہر وقت اُدھیڑ بُن میں لگی رہنے والی فطرت سے دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کمبخت

میں ایسی طلسمی طاقت ہے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ دیکھو لڑکی اس کوچ پر اس طرح پڑی ہوئی ہے گویا دم ہی نہیں۔ لیکن اُس کے ہاتھ کے ایک اشارے سے ایسا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ نیند نے اُس کی آنکھوں پر جادو پڑھ کے مُہر لگا دی۔ یہ اچھی بات نہیں نہ اس سے بہتری کی کوئی صُورت نکل سکتی ہے ؞

مارتھا۔ اطمینان رکھو۔ تمہارا ہراس بیجا ہے۔ کیا دیکھا نہیں کہ جہاں اُس کے سونے کا وقت ختم ہؤا۔ اور اُس کے سینے سے طلسمی نقش ہٹایا گیا۔ وہ دوبارہ چاق و چوبند اور ہشاش بشاش کھلتی کلی کی طرح مُسکراتی ہوئی جاگ اُٹھتی ہے۔ لُطف تو یہ ہے۔ کہ یہ غیر معمولی نیند اسے خواب شب سے زیادہ قوت اور فرحت بخشتی ہے۔ اور اُس کے حواسوں پر صیقل کر دیتی ہے۔ مَیں نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ بیدار ہونے پر اُس کی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی ہے۔ گویا ہنگام خواب روشنی کی شعاعوں کو دبے پاؤں نیم باز آنکھوں میں داخل ہونے کا راستہ مل گیا۔ میرے نزدیک تو یہ اچھی علامت ہے ؞

برٹرانڈ۔ ممکن ہے کہ تمہارا ہی خیال درست ہو۔ وقت آنے پر معلوم ہو جائے گا۔ آؤ چلیں۔ نہ معلوم کتنے کام پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھیں کھیتوں میں کیا کام ہو رہا ہے۔ آیہ لینیتھی کو تنہا چھوڑا جا سکتا ہے۔ سو رہی ہے اور ہماری مدد اپنی تک بیدار نہ ہوگی ؞

(پشتِ مکان کی طرف چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر

(ٹرسٹان اور جیوفری آف اورنج دونوں ایک ایک ستارشانے سے لٹکائے ہوئے ہیں)

جیوفری (چور دروازے کے سامنے ٹھہر کر) ذرا ہوشیاری سے قدم بڑھاؤ۔ یہاں آدھی رات کا اندھیرا ہے ÷

ٹرسٹان - آگے بڑھو۔ مگر دیکھو تو یہاں ایک دروازہ ہے!

جیوفری - دروازہ ؟

ٹرسٹان - صبر کرو سٹکنی لگی ہے۔ اے لو کھل گئی! ارے یہ کیا نظر آرہا ہے ؟ (دونوں داخل ہوتے ہیں) ÷

جیوفری - سبحان اللہ! کیسی عمدہ خوشبو کا جھونکا آیا!

ٹرسٹان - باغ اور اس کوہستانی ویرانے میں مندر کی طرح آراستہ! کیسے سلیقے سے لگایا گیا ہے۔ اور کس قدر خوش نما ہے! دیکھو تو!

جیوفری - میرے تو ہوش اُڑ گئے!

ٹرسٹان - کون اس مسحور کرنے والے خطہ کا مالک ہے ؟ تُم قریب ہی

رہتے ہو۔ اور گرد و نواح سے خوب واقف ہو؟

جیوفری۔ قسم لے لو جو ذرا بھی علم ہو۔ اس بہشت کا مَیں نے کبھی خواب تک نہیں دیکھا! گرم ممالک کا ایسا باغ ہے۔ اور پھُول ہر طرف نگینوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ اُن سربلند کھجُور کے درختوں کو تو دیکھو!

ٹرسٹان۔ باغ کے بعد محل ہے۔ کس قدر حسین! نصف سے زیادہ چنبیلی اور گلُاب کی جھاڑیوں سے ڈھکا ہُوا! یہاں رہتا کون ہے؟

جیوفری۔ ایک متنفّس بھی نظر نہیں آتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرمی کی کسی مبارک رات میں جب کہ ڈائنا نے ایک زرّیں ساعت اپنے انڈیمئن کے لئے وقف کی۔ اور ان چٹانوں کو اپنی سرشار خوشبوں کا پردہ پوش بنایا۔ اس وقت اس فردوس کی تخلیق ہوئی۔ مگر یہاں کے باشندے فرار ہو گئے!

ٹرسٹان۔ نہیں، یہاں انسان کی صنّاعی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور مَیں حلف اٹھا سکتا ہوُں۔ کہ وہ ہاتھ خوب صورت اور پھُول کی طرح نازک ہیں۔ دیکھو اُس روش پر قدموں کے تازہ نشان ہیں۔

جیوفری۔ سچ کہتے ہو۔ ایک چھوٹا سا اور نفیس نقشِ پا! آؤ اور آگے بڑھیں۔ جب یہ رہنما ہے تو بھٹک نہیں سکتے۔ یہ نشان محل کی طرف گئے ہیں۔

ٹرسٹان ۔ جب تک کوئی نہ آئے یہیں انتظار کرو ۔ یہ بڑی بدتہذیبی ہو گی کہ درآنہ داخل ہوں ۔ یہی کون اچھی بات ہے ۔ کہ یہاں تک بلا اجازت چلے آئے *

جیوفری ۔ تمہاری خوشی ۔ خدا کرے قسمت ہمارا ساتھ نہ چھوڑے میں اپنی تہذیب پر جبر اور کسی کے آنے کا صبر کے ساتھ انتظار کروں گا ۔ ابھی تک تو ستارہ موافق ہے ۔ کیونکہ ٹرسٹان تم نے غور کیا ہو گا ۔ کہ یہ سب واقعات کس طرح ظہور پذیر ہوئے ۔ ہم دونوں خانقاہ کے قریب بلا مقصد ٹہلتے اور گیت گا گا کر دل بہلا رہے تھے ۔ ناگاہ میں نے بادشاہ ریبی کو قریب ہی جاتے دیکھا ۔ وہ قرطبہ کے حکیم سے سرگرم گفتگو تھا ۔ اس لئے کہ ہم پر اُس کی نظر نہ پڑے تم مجھے اپنے ساتھ کھینچ لائے ۔ چٹان اور جھاڑ جھنکاڑ نانگھتے پھاندتے یہاں دامن کوہ میں پہنچے ۔ اور اتفاق سے یہ پوشیدہ راستہ مل گیا ۔ جو بڑی حکمت سے تراشا گیا ہے ۔ تھوڑی دُور تو ہم اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے چلے ۔ پھر یہ دروازہ ملا ۔ لیکن ٹرسٹان یہ تو بتاؤ ۔ کہ تم نے ریبی کی ملاقات سے احتراز کیوں کیا ۔ تم تو اس سے ملنے ہی کی غرض سے آئے ہو ۔ اور مجھ سے وعدہ تھا ۔ کہ کل بروقت ملاقات میں بھی ہمراہ رہوں ۔ اور تم . . . . . . یہ بات چھپی ہوئی نہیں ۔ کہ اُس کی لڑکی تمہاری منگیتر ہے *

ٹرسٹان ۔ منگیتر ! لوگ ایسا ہی کہتے ہیں ۔ مگر میں بمشکل نو برس کا

تھا جب منگنی ہوئی۔ جنگ موقوف ہو کر صُلح کی گفتگو ہو رہی تھی اُس وقت میرے والد نے برگنڈی کی معرفت شرائطِ صُلح طے کئے۔ لیکن جیوفری۔ اب میں سِن تمیز کو پہنچ گیا ہوں۔ اور اس معاہدے نے حالانکہ اُس وقت مکمل ہوا جب ہم فتحیاب ہو رہے تھے۔ مجھے میرے اکثر حقوق سے محروم کر دیا۔ لہٰذا میں اس نسبت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں اپنی خوشی سے نہیں آیا۔ اور اس نامسعود کام کے لئے اپنی مرضی کے خلاف مجبور کیا جا رہا ہوں ؛

جیوفری۔ بادشاہ رینی کی خاطر مجھے اس کا افسوس ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ اس شادی کے خوشگوار نتائج کے تصوّر سے کتنا خوش ہے۔ اور ہر وقت اسی کا تذکرہ رہتا ہے ؛

ٹرسٹان۔ ممکن ہے کہ اس کے لئے نتائج خوشگوار ہوں۔ کیا تُم نے اُس لڑکی کو دیکھا ہے ؟

جیوفری۔ نہیں کِسی بعید ہسپانوی خانقاہ میں اس کی تعلیم و تربیت ہوئی ہے۔ اب وہ تُم سے تعارف کے لئے بُلائی گئی ہے لیکن مہربانِ من! ہمیں ان باتوں میں یہ نہ بھول جانا چاہیئے۔ کہ ہم کہاں ہیں۔ اور ہیکڑی سے داخل ہوئے ہیں۔ گو اس سے بھی انکار مشکل ہے۔ کہ یہ مقام ہے بہُت دلکش۔ سوال یہ ہے کہ ہم اسی آسانی سے یہاں سے واپس بھی ہو سکتے ہیں ؟

ٹرسٹان۔ ڈر کس بات کا ہے ؟

جیوفری - لہٰذا یہ پتہ لگانا چاہیئے۔ کہ اس محل کے رہنے والے کون ہیں - دروازے پر خود حملہ کرو۔ یا مجھے اجازت دو ؛

ٹرسٹان - مجھی کو جانے دو - اگر یہاں کوئی عفریت حکمراں ہے - تو انصاف یہی چاہتا ہے - کہ پہلے میں خطرے کا مقابلہ کروں - کیونکہ میں ہی تمہیں یہاں لگا لایا - (دروازے پر دستک دیتا ہے) جواب ندارد! کوئی نہیں آتا!

جیوفری - دیکھو دروازہ کھلتا بھی ہے ؟

ٹرسٹان - نہیں کھلتا ؛

جیوفری - اَور زور لگاؤ - ممکن ہے کہ کھل جائے ؛

ٹرسٹان - یُونہی سہی (دروازہ کھل جاتا ہے) ارے جیوفری عجب شکل نظر آرہی ہے!

جیوفری - کیا ارواح ہے ؟

ٹرسٹان - کیا ؟ ارواح! شاید - مگر ایسی رُوح جو خود روشن ہے - اور پیام نور دیتی ہے!

جیوفری - ایک خوبصورت لڑکی ایک نفیس کوچ پر لیٹی ہوئی ہے - بیشک وہ سو رہی ہے!

ٹرسٹان - سو رہی ہے - اور اس کی نرم سانس میں خاموش ترنّم اور سینے کے اُتار چڑھاؤ میں نغمے کا زیروبم ہے - گلابی ہونٹوں پر خفیف تبسّم ہے - گویا وہ ہماری حیرانی کو خواب میں دیکھ رہی ہے؛

جیوفری - آؤ ٹرسٹان بھاگ چلیں! یہ جادو بھرا منظر میری رُوح میں تلاطم بر پا کر رہا ہے - اور اس قدر حسین و دلفریب ہے - کہ سحر کے سوا کوئی اصلیت نہیں ہو سکتی - یہ کسی جادُوگر کا محل ہے - بھاگو! مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے - کہ طلسمی سانپ ہمیں دھمکا رہے ہیں - ٹرسٹان تم تو مبہوت ہو گئے! اے آسمانی قوتو! اُس پر جادو چل گیا - زمین نے پاؤں پکڑ لئے - آنکھوں کی گردش موقوف ہو گئی! وُہ اُسے ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہا ہے! اوہ ٹرسٹان آؤ!

ٹرسٹان - آہستہ بولو آہستہ - ممکن ہے کہ خفیف ترین جنبش اُسے بیدار کر دے - اُس قابلِ پرستش سکوت کو جو اُس کی نیند نے ہر شے پر طاری کر دیا ہے توڑنا گناہ ہے!

جیوفری - ارے سُنو تو سہی میری بات!

ٹرسٹان - چُپ رہو - ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالو - یہ جگہ مقدس ہے - (دروازے کے مقابل گھٹنے ٹیک دیتا ہے - اور ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے) خفا نہ ہونا کہ دراندازوں اور نامحرم نگاہوں نے تجھے تیری خواب گاہ میں دیکھا!

جیوفری - اُٹھو! مَیں تمہارے لئے کانپ رہا ہُوں - جادُو نے تم کو جکڑ لیا ہے - یہ سب ڈھٹ بندی ہے! آؤ! آؤ!

ٹرسٹان - میں مجبور ہُوں ؟

جیوفری - اچھا تو سنگ مرمر کے میل کی طرح زمین میں کیوں گڑے جاتے ہو۔ مرد بنو۔ اگر بھاگنا نہیں چاہتے تو دل پر ہی قابو رکھو۔ اور معلوم کرو۔ کہ یہ پیکرِ حُسن کون ہے۔ اُسے جگاؤ!

ٹرسٹان - نہیں ایسا کرنا ایک سنگین گناہ ہوگا!

جیوفری - تم نہیں جگاتے تو مَیں جگاتا ہُوں! (داخل ہوتا ہے)

ٹرسٹان - (اپنے آپ سے) اے لو! گُستاخ آدمی! اُسے پکار رہا ہے! اس کا ہاتھ پکڑ لیا!

جیوفری - (تیزی سے باہر نکلتا ہے) بھاگو! بھاگو! وُہ جاگ نہیں سکتی! کسی سیاہ دِل جادُوگر کے منتروں نے اُس کے حواسوں کو کِیل دیا ہے۔ آؤ! میں ڈر کے مارے کانپ رہا ہوں۔ ہم ایسے مقدس مکان میں گستاخانہ داخل ہوئے۔ شاید اس کی سزا موت ہو ۔

ٹرسٹان - مقدس مقام! سچ کہا۔ لیکن یہاں موت نہیں بٹتی۔ بلکہ حیات تقسیم ہوتی ہے۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ آؤ اس پاک جگہ سے روانہ ہو جائیں۔ ہمیں یہاں داخل نہ ہونا چاہیئے تھا۔ وہ سو رہی ہے۔ اور یہ شیوۂ مردانگی نہیں کہ ہم یہاں توقف کریں ۔

جیوفری - آؤ۔ چلیں ۔

ٹرسٹان - اتنا تھم جاؤ۔ کہ جاتے جاتے اُسے ایک نظر اَور دیکھ لُوں۔ دم بھر کو قریب جا کر اُس کے خط و خال کو اپنے حافظہ کی لوح پر نقش کر لوں (داخل ہوتا ہے)

جیوفری۔ وہ جھکا اور اس کے ہاتھ کو نرمی سے بوسہ دیا۔ کس محویت سے تک رہا ہے! اے لو اُس کے گلے سے ایک فیتہ کھول لیا۔ شکر ہے کہ پلٹ رہا ہے!

ٹرسٹان۔ (آتا ہے) اب اس کا سراپا میرے دل پر کندہ ہوگیا۔ اور کبھی مٹ نہیں سکتا۔ آؤ چلیں۔ اور اس جگہ کے جادو سے پناہ مانگیں۔ لیکن عہد کرتا ہوں کہ یہاں دوبارہ آؤں گا۔ اگر میں اپنے آپ کو فریب نہیں دیتا۔ تو اُس نے میرا پیمان سُنا۔ اور پُر لطف آمیز انداز سے مسکرائی۔ اور خواب میں میرے ارادوں کو برکت دی۔

جیوفری۔ دیکھو میں یہ بیش بہا زیور جو اُس کے سینے پر رکھا ہوا تھا لے آیا۔ جس طرح "جسی" (Jesse) کا لڑکا محوِ خواب "ساول" (Saul) کی عبا کا ایک ٹکڑا لے گیا تھا۔ تاکہ ثابت ہو۔ کہ ایک بادشاہ کی جان اُس کی مٹھی میں تھی۔ اسی طرح یہ جواہر اس بات کا گواہ ہوگا۔ کہ میں یہاں آیا تھا۔ اور اپنی زندگی اُس کی مٹھی میں دے کر چلا گیا۔ درآں حالیکہ وہ محوِ خواب تھی۔ آؤ جیوفری!

(دونوں چور دروازے کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ ادھر آیو لینتھی مکان کے دروازے پر آتی ہے)

چوتھا منظر

(ٹرسٹان - جیوفری اور آیو لینتھی - آیو لینتھی نابینا ہے - مگر اُس کے حرکات و سکنات سے اس کا اظہار نہیں ہوتا - بلا تکلّف چلتی پھرتی ہے - کبھی کبھی جیسے سُننے کو ٹھہر جاتی ہے - اور اس وقت اُس کے ہاتھوں کو آگے کی طرف خفیف جنبش ہوتی ہے - گویا ٹٹولتی ہے - صرف یہی ایک بات ہے جس سے آنکھوں سے معذور ہونا ٹپکتا ہے - آنکھیں کھُلی رہتی ہیں - لیکن بیشتر زمین کی طرف جھُکی ہوئی اور جمی ہوئی)

آیو لینتھی - (دروازے پر) مارتھا! برٹرانڈ!

ٹرسٹان - ارے یہ تو وہی ہے!

آیو لینتھی - یقیناً میں نے کسی کی آواز سنی! (آگے بڑھ کر) کون ہے؟

ٹرسٹان - ایک اجنبی جو معافی کا خواستگار ہے - کیونکہ بلا اجازت داخل ہوُا - اور آپ کے آرام اور اس جگہ کے پُرامن سکوت میں خلل ڈالا ؎

آیو لینتھی - مجھے اپنا ہاتھ دو - تم یہاں پہلے کبھی نہیں آئے - نہ میں تمہاری

آواز پہچانتی ہوں۔ تمہیں راستے میں مارتھا یا برٹرانڈ نہیں ملے؟

ٹرسٹان۔ مجھ سے کسی کی گفتگو نہیں ہوئی۔ اتفاقیہ آنا ہو گیا ٭

جیوفری۔(ٹرسٹان سے علیحدہ) پوچھو برٹرانڈ کون ہے؟

آیولینیتھی۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟

ٹرسٹان۔ یہ میرے دوست ہیں۔ جو نائٹ اور ٹروبیڈور (شاعر و مغنی) ہیں۔ اور یہاں سے قریب ہی رہتے ہیں ٭

آیولینیتھی۔ میں تم دونوں کا سچے دل سے خیر مقدم کرتی ہوں۔ کیا تم میرے ساتھ اندر نہ چلو گے؟ وہاں اس جگہ سے زیادہ خنکی اور تازگی ہے ٭

جیوفری۔(جلدی سے) آپ کی عنایت۔ لیکن ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے۔(ٹرسٹان سے علیحدہ) میرے نزدیک اسی میں عافیت ہے ٭

آیولینیتھی۔(جواب تک ٹرسٹان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے) تمہارا ہاتھ گرم ہے۔ اور نبض کی حرکت محسوس ہو رہی ہے۔ کیا راستے میں گرمی سے تکلیف ہوئی؟ پیاس تو نہیں لگی ہے؟ ٹھہرو میں تمہارے لئے جامِ شراب لاؤں۔(اندر چلی جاتی ہے) ٭

ٹرسٹان۔ کیسی خوبصورت ہے۔ اور ہر خط و خال سے کس درجہ بُردباری اور نرم دلی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس کی شیریں آواز!

جیوفری۔ اُس کی آواز میں دراصل عجیب کشش اور تاثیر ہے۔ جو دل پر اچانک قبضہ کر کے نازک مگر مضبوط زنجیروں میں جکڑ لیتی ہے

اس میں ذرہ برابر شک نہیں - کہ وہ بڑی عالی نسب ہے لیکن احتیاط شرط ہے - پیارے ٹرسٹان وُہ شراب لائے تو پینا نہیں!

ٹرسٹان - مَیں اُس کے ہاتھ سے "آج" تک خوشی خوشی پینے کو تیار ہوں - آپ شراب لئے پھرتے ہیں!

آیولینتھی - (ایک پیالہ اور صُراحی لئے ہوئے آتی ہے) یہ شراب میرے والد ہمیشہ پیتے ہیں - بہت تیز ہے - اور مَیں نہیں پی سکتی - مگر تم ضرور چکھو - (پیالہ بھر کر ٹرسٹان کو دیتی ہے)

ٹرسٹان - (پیالہ لے کر اور پیتے ہوئے) اے نازنین خاتون! مَیں آپ کا جامِ صحت پیتا ہُوں ⁂

آیولینتھی - اب یہ پیالہ اپنے دوست کو دے دو اگر وُہ پینا چاہیں۔ میں تمہارے لئے پھل لاتی ہُوں - رطب اور انگور یا اور جو تم کہو (پھل توڑ کر ایک ٹوکری میں رکھتی جاتی ہے - جو میز پر سے اُٹھالی ہے)

ٹرسٹان - (شراب کا پیالہ جیوفری کو دیتا ہے) لو جیوفری - پیُو ⁂

جیوفری - تمہیں اس شراب میں کوئی غیر معمولی کیفیت تو نہیں معلوم ہوئی - مثلاً سنسنی یا گھمنی یا . . .

ٹرسٹان - بس چڑھا جاؤ ⁂

جیوفری - تو یہ دراصل شراب ہے؟ (پیتا ہے) اہاہا - اصلی میلو آسی اس سے بہتر شراب تو بادشاہ رینی بھی نہ پیتا ہوگا (پھر پیتا ہے)

اوہو ہو! کیا عمدہ شراب ہے۔ جہاں ایسی زندگی نو بخشنے والی شراب ملے۔ بھوتوں کا ڈیرا نہیں ہو سکتا ۔

آیو لینیھتی ۔ لو یہ پھل کھاؤ۔ میز پر رکھے دیتی ہوں ۔

جیوفری ۔ اے خوبصورت خاتون۔ آپ نے ہماری ایسی ضیافت کی ہے۔ اور ایسی نایاب و خوش ذائقہ شراب پلائی ہے۔ کہ ہمیں کوئی شُبہ نہیں رہا۔ کہ ہماری میزبان صاحبہ ایک امیر اور شریف خاندان کی رُکن ہیں۔ حُسن اور شراب شاعری و موسیقی کے انجم رہبر ہیں۔ اب آپ میرے الفاظ کو سُن کر میری عزّت افزائی کیجئے۔ یہ گیت میں نے فی البدیہہ نظم کیا ہے۔ اور یہ ہماری اطاعت اور احسانمندی کا ترجمان ہے (ستار پر گاتا ہے) :-

"ہم پہچان لیتے ہیں کہ عقاب ہے۔ جب وہ ہواہیں بڑے بڑے چکّر کاٹتا اور غرور کے ساتھ اونچے بادلوں میں اُڑتا ہے ۔

ہم تاڑ جاتے ہیں۔ کہ بلبل ہے۔ جب موسمِ بہار کی شبنم آلود راتوں میں اُس کے نغمے اُبلتے ہیں ۔

شجاعت و ہنرمندی و اعتدالِ نفس سے ایک بہادر شخص سب کے دِلوں پر اپنی عظمت کا سکّہ بٹھا دیتا ہے ۔

گُلزار ہو یا انجمن مطربِ خوش آہنگ ساز پر گا کر اپنے کمالِ فن کا ثبوت دیتا ہے۔ اور اُس کی عزّت کی جاتی ہے۔ (دُھن بدل کر)

لیکن جب شریف اور خوش دل مردوں اور عورتوں کے درمیان

وہ اپنا ستار چھیڑتا ہے۔ اور اپنے سُریلے اور دلکش گیتوں کی تعریف کا امیدوار ہوتا ہے۔ جب شعرا اور قبول صورت لڑکے سب کے سامنے جام شراب پیش کر کے مطرب کے خیر مقدم کا اعلان کرتے ہیں۔ تو شراب کے ذائقے سے وہ اندازہ کر لیتا ہے۔ کہ ایک با اقتدار خاندان نے سایۂ عاطفت میں ہے "۔

آیولینتھی ۔ بڑا اچھا گیت ہے۔ اور اس سے تمہاری بلند اور غیر معمولی صلاحیتِ شاعری کا اندازہ ہوتا ہے۔

ٹرسٹان ۔ میرا دوست پرووانس کے نوجوان مغنّیوں میں خاص شہرت کا مالک ہے۔

آیولینتھی ۔ کیا تمہیں بھی شعر و نغمہ میں دخل ہے؟

ٹرسٹان ۔ مَیں مُبتدی ہُوں۔ لیکن آپ کی نوازش ہمّت دلاتی ہے۔ کہ مَیں بھی کچھ عرض کروں۔ میری نیّت کو میرے الفاظ کی خامی کا بدل سمجھئے (پہلے ستار بجاتا پھر گاتا ہے) :-

شہر کے شور و غل سے پریشان ہو کر میں نے کوہسار کا رُخ کیا۔ تھکا ماندہ اور مضمحل تھا۔ دفعتہً ایک وادی نظر آئی۔ جس پر آفتاب اپنی کرنیں نچھاور کر رہا تھا۔ اور جہاں مختلف اقسام کے پھولوں سے مرصّع کاری کی گئی تھی۔ جہاں کامل سکون تھا۔ کسی طائر کا نغمہ تک میرے کانوں کو آزار نہ دیتا تھا۔ انسان کی آواز یا اور کوئی صدا طلسمِ سکوت نہ توڑتی تھی۔ اس پُر اسرار وادی میں ہر چیز پر نیند طاری تھی۔ اور خموشی

چھائی ہوئی تھی۔ ناگاہ ایک دروازہ کھلا۔ اور ایک نُورانی صُورت نے ستارے کی طرح میری حیرت زدہ آنکھوں کو پُرضیا کر دیا۔ اے نازنین تُو مجھے گلاب کی ایسی کلی معلوم ہوئی جس پر شبنم کے قطرے ہوں۔ اور کسی جادُوگر نے نیند کو مسلّط کر دیا ہو۔ تیرے ساتھ گرد و پیش کی ہر چیز پر سکُوت کا پہرا تھا۔ بادِ نسیم تیرے موتی سے رُخساروں کا خواب دیکھ رہی تھی۔ آتش دان کی آگ نرم اور دھیمی جلتی تھی۔ کھجُور کے درختوں پر غنودگی طاری تھی۔ اور اُن کے سر جُھکے جاتے تھے۔ کیونکہ ہر شے میں صرف تیرے سبب سے حیات ہے۔ اور سب تیرے تابع ہیں۔ جب تو محوِ خواب ہوتی ہے۔ تو وُہ بھی آنکھیں بند کر لیتی ہیں۔

تُو بیدار ہوئی۔ اور ہوا میں، باغ میں پھُولوں میں تازگی کی رُوح دوڑ گئی۔ گویا سورج کی ایک شوخ کرن نے گدگدا کر بیدار کر دیا۔

اے تُو کہ گلاب کی طرح نازک ہے۔ میرے ناہموار گیت کو جو میری سچّی اور دلی فرمانبرداری کا ناقص ترجمان ہے قبول کر۔ کیونکہ تیرے حُسن کا موزوں کردہ ہے"۔

آیو لینیتھی۔ (تھوڑے سکُوت کے بعد۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ سوچ رہی ہے) مجھے اپنا ستار دو! (گاتی ہے):۔

"اے اجنبی مہمان۔ مَیں تیری بہت عزّت کرتی ہُوں۔ کیونکہ تیرا دل انبساط اور راستی کا مسکن اور رقص و موسیقی کا مخزن ہے جس

نے میرے دل کو خاموشی و حیرت آمیز مسرت سے معمور کر دیا۔ اس سے بھی زیادہ توقیر اس مہمان کی جس کا گیت ساز سے منسلک ہے جس نے دھڑکتے ہوئے خیالات کو موسیقی سے ہموار کر دیا ہے۔ جیت اُبل رہے ہیں۔ اور فرطِ طرب سے الفاظ کے شہپروں پر پرواز ہیں ؛

مغنّی اپنے گیت کے ساتھ ایسا منزہ تاثر لایا ہے۔ کہ جب وہ نغمہ آغاز کرتا ہے۔ تو ہوا بھی دم بخود ہو کر سنتی ہے۔ اور پھول چپ چاپ گوش بر آواز ہیں۔ سر جھکا لیا ہے۔ کلی کھلنا بھول گئی ہے اُنہوں نے گیت سے مکیف ہونے کو اپنی معطر سانس روک لی ہے؛

اے اجنبیو۔ جو یہاں رباب و نغمہ لے کر آئے۔ اور مجھے اپنے رُوحانی الہام میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ مَیں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہُوں۔ مَیں ایسی ناتواں ہُوں۔ کہ تمہارے گیتوں کی تمام خوبیوں پر عبُور حاصل نہ کر سکی۔ تمہارے گیت انوکھے اور تمہاری ہی طرح میرے لئے اجنبی ہیں۔ مگر اتنے سُبک پرواز کہ مجھے اپنے ساتھ بہا لے گئے ؛

وادی کی گھنی جھاڑیوں میں آوارہ و بے خانماں عندلیب آکر نواسنج ہوتی ہے۔ کاش کوئی مجھے سکھا سکتا۔ کہ میرے ستار میں بھی وہی نغمے گونجیں۔ جو اس کی آواز میں ہیں ؛ کاش میرے گیتوں میں بھی وہی بیخودانہ و والہانہ انداز پیدا ہو جائے۔ جو میری رُوح

کو اپنے بازوؤں پر اُڑا لے جاتا ہے ؎

اے اجنبیو! تم نے ایسا گانا کہاں سے سیکھا؟ کیا اس کا مولد وہاں ہے۔ جہاں میرا خیال ہے۔ کہ مشتاق آرزوئیں اور تمنائیں اور ٹھنڈی سانسیں شام کی خواب آلود خاموشی میں ڈوب کر آہستہ آہستہ اُبھرتی ہیں؟

بتاؤ کیا فضائے لطیف کے ساکنوں نے تمہیں گانا سکھایا۔ کہ اس میں جادو کا اثر اور زور ہے۔ تمہارے گیتوں نے میرے خیالات کو شرابِ شادمانی سے چھکا دیا ہے۔ ان گیتوں میں رودادِ حیات ہے۔ بہاؤ ہے۔ صفا ہے۔ جلا ہے۔ ان گیتوں نے اس نواح کی ہر چیز کو پُرعظمت بنا دیا۔ مَیں دوبارہ تمہارا شکریہ ادا کرتی ہُوں ؎

جیوفری۔ کتنی بُلند پایہ شاعری ہے؟

ٹرسٹان۔ (آیو لینتھی سے) آپ نے ہمارے گیتوں کو نغمۂ بُلبل سے تشبیہ دی ہے۔ کاش مَیں اُن پرندوں میں سب سے زیادہ چھوٹا اور حقیر ہوتا۔ جو اس محل کے قریب اپنے آشیانے بناتے ہیں تاکہ ہمیشہ اُن رُوح پرور نغموں کو سُن سکتا جن کی آپ مالک ہیں ؎

جیوفری۔ مَیں بادب معافی کا خواستگار ہُوں۔ مگر اے شریف خاتون مجھے ایک بات پُوچھنے کی اجازت دیجئے جو بار بار میری زبان پر آتی ہے۔ آپ اس جگہ تمام دُنیا سے الگ رہتی ہیں۔ اور پرووانس کے تمام شریف مردوں اور عورتوں میں کسی کو بھی آپ کے

عدیم المثال کمالات کا علم نہیں۔ وہ کون مبارک خاندان ہے آپ جس کی فرد ہیں۔ اور آپ کے والد کون ہیں؟

آیولینتھی - ہائیں! تم میرے والد سے واقف نہیں۔ مجھے حیرت ہے کیونکہ یہاں کبھی کوئی ایسا شخص نہیں آیا۔ جو اُن کا شناسا نہ ہو۔

جیوفری - مجھے اُن کا نام بتائیے۔

آیولینتھی - سب ان کو ریمبو کہتے ہیں۔

جیوفری - ریمبو! ریمبو! وہ کوئی نائٹ ہیں؟

آیولینتھی - نائٹ!

جیوفری - یا جنگجو سپاہی؟ کیا وُہ خود و زرہ پہنتے ہیں۔ اور سنہری مہمیز لگاتے ہیں۔ اُن کا مشغلہ کیا ہے؟

آیولینتھی - یہ تو مَیں نے کبھی نہیں پُوچھا۔

جیوفری - تو آپ یہاں بند کیوں ہیں؟

آیولینتھی - (حیران ہو کر) بند!

جیوفری - بلکہ مقید اور تنہا!

آیولینتھی - مَیں تنہا تو نہیں ہُوں! یہ تُمہاری غلطی ہے!

جیوفری - تاہم یہاں کوئی دکھائی نہیں دیتا!

آیولینتھی - یہ سچ ہے۔ کہ اس وقت یہاں کوئی نہیں ہے۔ نہ معلوم کیا سبب ہے۔ ورنہ مَیں کبھی تنہا نہیں رہتی۔ ٹھہرو میں برٹرانڈ کو بُلاتی ہُوں۔ وُہ بھی خوش ہوگا۔ کہ تم یہاں آئے۔ (مکان کے اندر چلی جاتی

ہے)

جیوفری - اب پتہ چل جائے گا۔ کہ اس وادی کا مالک کون ہے+ تاہم اِس خلش سے نجات نہیں ہوتی - کہ یہاں ضرور کوئی تاریک بھید ہے۔ اور اس وادی کا مالک پسند نہ کرے گا - کہ ہم اس کا کھوج لگائیں۔ تم نے دیکھا ہو گا - کہ نکاس کے دروازے کی تیاری میں کس قدر ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے - کائی، پتھروں اور شاخوں میں چھپا ہوا ہے - اور اس میں اور چٹان میں کوئی تمیز نہیں میری صلاح مانو تو دروازے کے پاس ٹھہرو - میں باہر تمہارا منتظر رہوں گا - کھٹکا ہوتے ہی درۂ کوہ کی سیدھ باندھوں گا - اور تمہارے بھاگنے کو دروازہ کھلا چھوڑ دوں گا - ممکن ہے کہ تمہارے ہمراہی مل جائیں - بس کوئی حادثہ پیش آیا نہیں - کہ انہیں لیکر فوراً تمہاری کمک کو آ دھمکا - ٹرسٹان! سُن رہے ہو؟

ٹرسٹان - ہاں بھئی جاؤ!

جیوفری - کیا تم دل دے بیٹھے - اور نوجوان دوشیزہ کا سحر کارگر ہوا؟

ٹرسٹان - نہیں تو - مگر میرا دم اُلٹا جاتا ہے - حواس ٹھکانے نہیں - دماغ چکرا رہا ہے - اور جیسے کوئی کہتا ہے - کہ یہی پُرسکون وادی وہ مقام ہے جس کے لئے مدّت العمر حیران و سرگرداں رہا ہوں آخرکار یہاں میرا بے چین دِل اور فلک پرواز غرور حقیقی تسکین پائے گا ٭

جیوفری ۔ (سنجیدگی سے) مگر عزیز من یہ فراموش نہ کرنا ۔ کہ بادشاہ رینی تمہارا منتظر ہے ❖

ٹرسٹان ۔ میں بادشاہ رینی اور اُس کے منصوبوں کی پروا نہیں کرتا۔ کیا ایک صوبے کے لئے جو قانوناً اور استحقاقاً میرا ہے ۔ اور بزورِ شمشیر حاصل کیا گیا ہے ۔ اپنی جوانی کی آزادی کو خیرباد کہہ کر اپنی قسمت کو ایک ایسی لڑکی سے وابستہ کردوں گا ۔ جس کی آج تک صورت بھی نہیں دیکھی ! جب کہ میں ــــــ

جیوفری ۔ تم ہذیان بک رہے ہو ۔ مگر یہ دورہ بہت جلد ختم ہو جائے گا ۔ اس وقت تم پر جادو کا اثر ہے ۔ اس جذبے کو جو تپ محرقہ سے بدتر ہے دبلئے رکھو !

ٹرسٹان ۔ اگر ایسا ممکن ہوتا ۔ تو میں یقیناً جادو سمجھتا ❖

جیوفری ۔ خاموش ! خاموش ! کوئی آرہا ہے !

آیولینتھی ۔ (واپس آتی ہے) کیا تم ابھی وہاں موجود ہو ؟

جیوفری ۔ کیا آپ ہمیں مالک مکان کے پاس لے چلیں گی ؟

آیولینتھی ۔ افسوس وہ سب چلے گئے ۔ میرے پکارنے پر کوئی نہ آیا ۔ مجھے چھوڑ کر چلے گئے !

ٹرسٹان ۔ لیکن وہ پھر آئیں گے ❖

آیولینتھی ۔ ہاں سچ کہتے ہو ۔ غالباً وہ انگوروں کی تاک بست کی طرف گئے ہیں ۔ میں بھی کبھی کبھی اُدھر جاتی ہوں ۔ یوں تو کوئی

نہ کوئی میرے پاس ضرور موجود رہتا ہے ؂

جیوفری ۔ (ٹرسٹان سے) کیا تم یہاں ٹھہرو گے ؟

ٹرسٹان ۔ یقیناً !

جیوفری ۔ اچھا تو مَیں جا کر درہ کوہ کی نگرانی کرتا ہوں ۔ (آیولینتھی کو گردن کے اشارے سے سلام کرتا اور باہر چلا جاتا ہے ۔ سلام کا جواب نہیں پاتا)

آیولینتھی ۔ (کان لگا کر سنتی ہے) کیا تمہارے دوست جا رہے ہیں ؟

ٹرسٹان ۔ وہ ابھی ابھی واپس آئینگے ۔ مَیں آپ سے معافی کا خواستگار ہُوں ۔ اور اپنے قصور کی تلافی کرنا چاہتا ہُوں ۔ مگر آہ ۔ آپ ناراض نہ ہو جیئے گا ۔ جب آپ آرام کر رہی تھیں ۔ مَیں نے یہ زیور آپ کے سینے سے اُٹھا لیا تھا ۔ تاکہ بطورِ نشانی اپنے پاس رکھوں ۔ وہ حاضر ہے ؂

آیولینتھی ۔ کہاں ہے ؟ (ٹرسٹان وُہ طلسمی نقش حوالے کرتا ہے) زیور ؟ اور میرا !

ٹرسٹان ۔ میرا تو یہی خیال ہے ؂

آیولینتھی ۔ یہ میرا نہیں ہے ۔ خیر ماریتھا سے پُوچھوں گی (میز پہ رکھ دیتی ہے) ؂

ٹرسٹان ۔ کیا مَیں امید کروں ۔ کہ اس کے عوض براہِ کرم اُن شرمیلے گلاب کے پھُولوں میں سے مجھے ایک پھُول توڑ دیں گی ۔ اُن میں

ایسی رعنائی اور بانکپن ہے۔ کہ کوئی دوسرا پھول اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ گویا آپ کا چربہ اُتارنے کی ناکام کوشش ہے ؛

آیولینتھی۔ گلاب کا پھول ؛ بڑی خوشی سے ! (ایک سفید گلاب کا پھول توڑ کر دیتی ہے)

ٹرسٹان۔ لیکن یہ تو سفید ہے۔ مجھے وُہ سُرخ گلاب کا پھول دِیجئے۔ جو آپ کی طرح خوبصورت ہے ؛

آیولینتھی۔ میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی۔ سُرخ گُلاب ؟

ٹرسٹان۔ (ہاتھ سے بتاکر) اُن میں سے ؛

آیولینتھی۔ تم خود لے لو ؛

ٹرسٹان۔ نہیں یہی رہنے دِیجئے جو آپ نے انتخاب کیا ہے۔ اور جسے آپ کے نازک ہاتھوں نے توڑا ہے۔ بلکہ مَیں صدقِ دل سے آپ کی پسندیدگی کی تعریف کرتا ہوں + کیونکہ یہ سفید گلاب جس کے حلقے میں موہوم و مرتعش پیازی رنگ محصور ہے۔ اس خوشنما باغ کی خوابناک خوبی کا مرقع ہے۔ ایک گُلاب اَور دیجئے۔ مگر وہ بھی سفید ہو۔ تاکہ ان دونوں کو اپنا طرۂ دستار بناؤں۔ اور ہمیشہ کے لئے آپ کا مخصوص رنگ قرار دُوں ؛

آیولینتھی۔ (ایک سُرخ گلاب توڑ کر دیتی ہے) لو ! تمہارا یہی مطلب تھا نا !

ٹرسٹان۔ (چونک کر) مَیں نے آپ سے سفید گلاب مانگا تھا !

آیولینتھی۔ پھر؟ اور یہ؟

ٹرسٹان۔ (علیحدہ) یہ کیا وسوسہ میرے دل میں آیا؟ (بلند آواز سے) اچھا بتائیے (دونوں پھولوں کو اونچا کرتا۔ اور اُن میں ایک تیسرا گلاب توڑ کر شامل کرتا ہے) میرے ہاتھ میں گلاب کے کَے پھُول ہیں؟

آیولینتھی۔ (ہاتھ بڑھا کر) مجھے دے دو تو بتاؤں ؞

ٹرسٹان۔ نہیں! چھوئے بغیر بتائیے ؞

آیولینتھی۔ یوں کیسے بتا سکتی ہُوں؟

ٹرسٹان۔ (علیحدہ) افسوس! صد افسوس! یہ نابینا ہے۔ (بلند مگر لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے) مجھے یقین ہے کہ آپ کو معلوم ہے ؞

آیولینتھی۔ نہیں تم غلطی کرتے ہو۔ اگر مَیں جاننا چاہتی ہُوں۔ کہ کسی چیز کی شکل کیسی ہے۔ یا شمار میں کتنی ہے۔ تو پہلے اُسے چھوتی ہوں۔ کیا اب بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آیا؟

ٹرسٹان۔ (گھبرا کر) ہاں بے شک آپ کا فرمانا درست ہے۔ تاہم بعض اوقات ——

آیولینتھی۔ ہاں، ہاں، بعض اوقات۔ کہو! کہو!

ٹرسٹان۔ میرا خیال ہے کہ ... کہ ... بعض چیزیں ایسی ہیں جن کی تمیز محض رنگ سے ہوتی ہے۔ جیسے مختلف اقسام کے پھُول اور کپڑے ؞

آیولینیتھی - اس سے تمہاری مُراد ان کے خواص و افعال ہیں - کیوں ؟
ٹرسٹان - جی نہیں - بالکل تو ایسا نہیں ؎
آیولینیتھی - تو پھر کیا پھُولوں کی شناخت کوئی مشکل ہے ؟ کیا گلاب گُل اور نرم و نازک نہیں ہوتا ؟ گول جیسے سبک ہوا اور نرم جیسے گرمی کی شام - کیا موگرا گلاب کا ایسا ہوتا ہے ؟ نہیں ! اس کی خوشبو سے سر گھوم جاتا ہے - جس طرح اس شراب سے جو مَیں نے تم کو دی - اور پھر کیتکی ، کیا اس کی نوکیلی پتّیاں اسی طرح نہیں چھُبتیں جس طرح برفباری کے وقت ہُوا ؟
ٹرسٹان - (علیحدہ) سخت حیرت ہے (بلند آواز سے) کیا کسی نے آپ کو بتایا نہیں - کہ انسان چیزوں کو اگرچہ وہ فاصلے پر ہوں نگاہ کے ذریعہ سے پہچان لیتا ہے ؟
آیولینیتھی - فاصلہ ؟ ہاں ہاں - ننّھی چڑیا کے چہچہانے سے پہچان لیتی ہوں کہ چھت پر بیٹھی ہوئی ہے - اور اسی طرح تمام آدمیوں کو اُن کی آواز سے پہچان لیتی ہُوں - تازہ دم گھوڑے کو جس پر سوار ہوتی ہُوں دُور ہی سے اُس کے سُموں کی آواز اور ہنہنانے سے جان جاتی ہُوں - لیکن نگاہ ؟ یہ تو مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں ! یہ کون آلہ ہے - کیا اس میں بڑی کاریگری ہوتی ہے - یا کوئی معمولی اوزار ہے ؟ میں اس سے نہیں واقف ! کیا تم مجھے بتا سکتے ہو - کہ یہ کس طرح اور کس کام کے لئے استعمال ہوتا ہے ؟

ٹرسٹان ۔(علیحدہ) اے عظیم طاقتو! اُسے سان گمان بھی نہیں کہ نابینا ہے!

آیولینتھی ۔ (تھوڑے توقّف کے بعد) تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ تم نے کتنے ہی ایسے الفاظ استعمال کئے جن کا سمجھنا میرے لئے محال ہے۔ اور تمہاری گفتگو کا انداز بھی نرالا ہے۔ بتاؤ کیا وُہ وادی جہاں تم رہتے ہو یہاں سے مختلف ہے؟ اگر تم قیام کر سکتے ہو۔ تو یہاں قیام کرو۔ اور مجھے وہ باتیں سکھاؤ۔ جو میں نہیں جانتی ؛

ٹرسٹان ۔ اے مہربان و نیک دل خاتون ۔ میں آپ کو وُہ باتیں نہیں سکھا سکتا آپ کو جن کی احتیاج ہے ؛

آیولینتھی ۔ اگر تم جی میں ٹھان لو تو بتا سکتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ میں ضدّی نہیں ہوں۔ ہر بات جلدی سیکھ لیتی ہوں۔ اکثر لوگوں نے جو یہاں آئے مجھے کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور بتائی۔ تم امتحان تو کرو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ تم مجھ سے بیزار نہیں ہو۔ تمہارا لہجہ نرم اور شریفانہ ہے۔ میں التجا کروں گی۔ تو انکار نہ کرو گے۔ کہو میں پوری توجّہ سے سُننے کو تیار ہوں ؛

ٹرسٹان ۔ افسوس! اس معاملے میں توجّہ سے کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ لیکن ایک بات بتائیے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ آپ کے حسین جسم کا کوئی حصّہ بیکار اور بلا کسی مقصد کے نہیں بنایا گیا۔ ہاتھ اور اُنگلیاں چیزوں کو چھُونے اور اُٹھانے کے لئے۔ پاؤں چھوٹے

چھوٹے ہیں تو کیا۔ چلنے کیلئے تاکہ آپ جہاں چاہیں پہنچ جائیں۔ نفظوں کی آواز اور لہجہ جو کانوں کے تنگ اور پیچیدہ راستے سے ہوتے ہوئے رُوح میں در آتے اور رُوح کو تہ وبالا کرتے ہیں۔ کان سننے کے لئے۔ آپ کی زبان جس سے تکلّم کا چشمہ گاتا ہوُا اُبلتا ہے لطیف سانس جس کا مسکن آپ کا معصوم سینہ ہے۔ وُہ سینہ جو افکار سے بری ہے۔ اور جس کے تموّج میں موسیقی کا اُتار چڑھاؤ ہے؟

آیولینتھی۔ ہاں مَیں نے ان سب باتوں پر غور کیا ہے۔ مہربانی کرکے مجھے اَور بتاؤ!

ٹرسٹان۔ تو یہ بتائیے۔ کہ قادرِ مطلق نے آپ کو آنکھیں کس لئے عطا کیں؟ یہ دو جُڑواں ستارے کس لئے ہیں۔ جو اس قدر حیرت انگیز طریقے سے چمکتے ہیں۔ کہ دن کی عامیانہ روشنی کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے پاس نہیں آنے دیتے!

آیولینتھی۔ (اپنی آنکھوں کو چھوتی اور کچھ دیر سوچتی ہے) تم پوچھتے ہو ان کا مقصد کیا ہے؟ تم کیونکر پوچھ سکتے ہو؟ مَیں نے ان کے متعلق کبھی غور نہیں کیا۔ میری آنکھیں! میری آنکھیں! ان سے محسوس کرنا تو آسان ہے۔ شام کے وقت جب مَیں تھک جاتی ہُوں۔ تو پپوٹے نیند سے بھاری ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے نیند میرے تن بدن میں پھیل جاتی ہے۔ اس وقت وُہ میرا لحاظ

نہیں کرتی - اور میری ہر اُنگلی کے سرے سے سنسنی اُٹھتی ہے۔ اس طرح میں سمجھتی ہوں۔ کہ میری آنکھیں بڑی کام کی ہیں + کیا تمہیں تجربہ نہیں - کہ تمہاری آنکھیں کیا کیا ضروریات پوری کرتی ہیں؟ کچھ دِن اُدھر میں گلاب کی قلم باندھ رہی تھی - ایک چالاک سانپ نے لپک کر میری انگلی میں کاٹ کھایا - مَیں درد سے بیتاب ہو کر رونے لگی - ایک دفعہ مَیں کئی دن اُداس رہی - کیونکہ ابّا جان کسی کام میں اُلجھے رہے - اور آئے نہیں + پھر جب وُہ آئے تو مارے خوشی کے میرے آنسو نکل پڑے - اور اس طرح میرے دل کو جو رانگ رانگ ہو رہا تھا سُکھ ملا + تو بھئی اب سے نہ پُوچھنا - کہ قادرِ مطلق نے آنکھیں کس واسطے دی ہیں + تھک جاتی ہوں تو ان ہی کی بدولت راحت ملتی ہے - انہیں سے غم کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے - انہی سے خوشی بڑھتی بڑھتی وجد میں منتقل ہو جاتی ہے +

ٹرسٹان - اوہ! میری خطا معاف کیجئے - میرا سوال سخت احمقانہ تھا۔ آپ کی رُوح ایسی تابندگی کا خزانہ ہے - کہ آپ کو اُس روشنی کی ضرورت نہیں جو آنکھیں مہیا کرتی ہیں + کیا مَیں سمجھوں کہ آپ کسی ایسی نسل سے ہیں - جس میں ہم لوگوں کے علاوہ دُوسری قوتیں بھی ودیعت ہیں؟ آپ یہاں تنہا زندگی بسر کرتی ہیں؟ یہ وادی بھی ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ جادُو کے زور سے ان پہاڑیوں کے درمیان پیدا کر دی گئی ہے - کیا آپ زرنگارِ مشرق سے پریوں کے غول ہمراہ

لے کر یہاں آئی ہیں؟ کیا آپ اس سرزمین کی دیوی ہیں۔ جہاں دھرتی کو ماتا کہتے ہیں۔ اور کوئی جادوگر ملکِ ہند سے آپ کو یہاں اُٹھا لایا ہے؟ حقیقت جو کچھ ہو۔ اے خوبصورت لیکن نامعلوم ہستی۔ اگر تجھ پر بھی میری طرح دُنیا کی ناپائدار خوشیوں کا اثر ہوتا ہے تو ایک سپاہی کی پرستارانہ محبت کا ہدیہ قبول کر۔ اور اُس کا یہ عہد سُن لے۔ کہ دوسری کوئی عورت چاہے جتنی عالی مرتبت اور خوش جمال ہو۔ تیری تمثال کو اس کی رُوح کے آئینے سے محو نہیں کر سکتی!

آیولینتھی۔ (تھوڑے سکوت کے بعد) تمہارے الفاظ میں عجیب طاقت ہے۔ مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ ہنر کس سے سیکھا۔ کہ سمجھ میں نہ آنے والے بول بھی من کو موہ لیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں ایسے راستے سے جس سے واقف نہیں ہُوں تنہا گذر رہی ہُوں۔ پھر بھی تم نے جو کچھ کہا۔ اُس نے میرے دل میں گھر کر لیا۔ یہ کوئی آسمانی پیام ہے۔ آہ اَور باتیں کرو۔ لیکن نہیں چُپ ہی رہو۔ اور مجھے اُن باتوں کو دھیرے دھیرے اپنے دِل میں دُہرانے دو جو تم نے کہی ہیں انہوں نے ایذا اور خوشی کو میرے دل میں سمو دیا ہے!

جیوفری۔ (گھبرایا ہؤا داخل ہوتا ہے) فاصلے پر آدمی ادھر آتے ہوئے دِکھائی دِیئے ہمیں نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ ہم یکہ و تنہا ہیں!

ٹرسٹان۔ (آیولینتھی سے) اے شریف خاتون اب مَیں رُخصت ہوتا

ہُوں !

آیولینیتھی - آہ نہیں ! نہیں ! کہاں جاتے ہو ؟

ٹرسٹان - دوبارہ آؤں گا اور بہت جلد - آج ہی - لیکن آپ مجھے پہچانیں گی کس طرح ؟

آیولینیتھی - تمہارے لہجے سے کیسی کی آواز تمہاری ایسی نہیں ہے میں نے کوئی صدا، کوئی گیت ایسا نہیں سُنا جس میں اتنی موسیقیت ہو- جو سُروں میں اتنی ڈوبی ہُوئی ہو - جس میں اتنی مٹھاس ہو جو دِل پر اس طرح قابُو کرلے - جو اتنی پُرکیف ہو - اطمینان رکھو - بھرے مجمع میں بھی تم کو تمہاری آواز سے پہچان لوں گی ⁂

ٹرسٹان - اچھا دوبارہ ملاقات ہونے تک رُخصت !

آیولینیتھی - رخصت ! رخصت ! لیکن دوبارہ آؤگے نا اور جلد ؟ تُم جانتے ہو - کہ مجھے تمہارا انتظار رہے گا ⁂

ٹرسٹان - (زانو ٹیک کر اس کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے) آپ مطمئن رہئے - میں ضرور آؤں گا - میرا دل بار بار تاکید کر رہا ہے - کہ دوبارہ حاضر ہوں - جاتا ہوں مگر خیالات کا بڑا حصہ یہیں چھوڑے جاتا ہوں - اور زندگی کے باقی دن یہیں ختم کرنے کو بیتاب ہُوں - رُخصت !

(چور دروازے سے آیولینیتھی کے پیچھے پیچھے نکل جاتا ہے)

آیولینیتھی - سُنو وُہ ان پہاڑیوں سے گذر رہا ہے جہاں اجنبی قدموں کی چاپ اکثر سُنائی دیتی ہے - وہ تیز تیز قدم رکھ رہا ہے - آہ خاموش !

خاموش! اب پاؤں کی آہٹ بھی سُنائی نہیں دیتی۔ پھر آئی! اب بالکل بند ہو گئی! کیا وہ سچ مچ آئے گا یا دُوسرے مہمانوں کی طرح ایک دفعہ کے بعد نہ آئے گا۔ آہ مگر نہیں۔ نہیں! کیا اُس نے وعدہ نہیں کیا؟ قسم نہیں کھائی۔ کہ آج ہی آئے گا۔ اوس گرنے لگی۔ شام قریب ہے آہ آج کسی طرح نہیں آسکتا۔ کل آئے تو آئے۔ یہ جگہ کیسی سُونی سُونی معلوم ہوتی ہے!

پانچواں منظر

(پہلے آیو لینتھی اور مارتھا اور اُس کے بعد بادشاہ رینی اور ابنِ یحیٰ اور سب سے آخر میں ایلمرک آتے ہیں)

مارتھا - (پُشتِ مکان سے داخل ہوتی ہے - آیو لینتھی کو دیکھ کر جلد جلد قدم بڑھاتی ہے) میری بچی - تُو جاگی کیونکر اور یہاں کیسے پہنچ گئی ؟

آیو لینتھی - تم کہاں تھیں ؟ میرے پاس آؤ ۔

مارتھا - مَیں کھیت میں کام کرنے والوں کے پاس تھی - لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہیں ——— تمہیں جگایا کس نے ؟

آیو لینتھی - آپ ہی جاگی ۔

مارتھا - یہ کیسے ؟

آیو لینتھی - اور طریقہ مَیں نہیں جانتی - مگر کچھ سُنا - یہاں اجنبی آئے تھے؟

مارتھا - بیٹی مجھ سے ٹھٹھول کرتی ہو ! کون تھے ؟

آیو لینتھی - دو اجنبی جنہیں مَیں بالکل نہیں جانتی تھی - اور جو یہاں پہلے

کبھی نہ آئے تھے - بڑے افسوس کی بات ہے - کہ تم موجود نہ تھیں ؛

مارتھا - بیٹی تم نے خواب دیکھا - دو اجنبی ! کہاں سے آئے ؟ کیونکر آئے ؟ ممکن نہیں !

آیولینتھی - کہاں سے آئے ؟ مَیں نے نہیں پوچھا - کیونکہ تمہاری تاکید تھی - کہ مہمانوں سے سوالات کر کے اُنہیں دِق نہ کرو ؛

مارتھا - آخر بیٹی وہ کون لوگ تھے ؟

آیولینتھی - سچ کہتی ہُوں کہ مجھے معلوم نہیں ؛

مارتھا - کیا تم اس وقت اکیلی تھیں ؟

آیولینتھی - تمہیں پکارا - تم نے سُنا ہی نہیں ؛

مارتھا - (علیحدہ) اے خدا کیا یہ ممکن ہے ؟ (بلند آواز سے) ہاں بیٹی کہے جاؤ ؛

آیولینتھی - اُن اجنبیوں کا سا یہاں پہلے کوئی شخص نہیں آیا - کم سے کم میری یہی رائے ہے - ان میں کا ایک یقیناً کسی ایسی حسین پُراسرار زمین سے آیا تھا جو یہاں سے مختلف ہے ، اُس کی گفتگو میں جوش تھا - اگرچہ آواز میں تمہاری ہی طرح نرمی تھی - اور لہجہ محبّت آمیز تھا ، (بادشاہ رینی اور ابنِ یحییٰ اچانک داخل ہوتے ہیں - اور کچھ دُور ٹھٹک کر سُننے لگتے ہیں) اُس نے ایک گیت سے میرا خیر مقدم کیا ، مارتھا وہ ایسا گیت تھا - جس میں حیرت میں ڈالنے والے مختلف معنی تھے - وُہ گیت آنسوؤں کو پھسلا کر میری آنکھوں میں لے

آیا۔ گو مطلب ادھورا ہی سمجھ میں آیا ؛

مارتھا۔ میری جان طبیعت کو سنبھالو۔ (علیحدہ) اے خدا یہ مَیں کیا سُن رہی ہوں! (بلند آواز سے) یہ تو بتاؤ کہ اُس نے کیا باتیں کیں؟

آیولینتھی۔ ارے بہت سی! ڈھیروں! کتنی ہی تو میرے لئے نئی اور عجیب تھیں۔ اُس نے کہا۔ لیکن افسوس مَیں سمجھی نہیں —— اُس نے کہا۔ کہ بہت سی چیزیں ہیں جنھیں ہم آنکھوں سے دیکھ کر پہچان لیتے ہیں ؛

مارتھا۔ اے خدا!

آیولینتھی۔ مارتھا کیا تم بتا سکتی ہو۔ کہ اس کا مطلب کیا تھا؟

مارتھا۔ (بادشاہ رینی اور ابنِ یحیٰی کو دیکھ لیتی ہے) بادشاہ سلامت آگئے!

رینی۔ (آگے بڑھ کر) میری بیٹی!

آیولینتھی۔ (باپ کی گردن میں بانہیں ڈال کر) میرے اچھے ابّا جان! آپ یہاں موجود ہیں؟

رینی۔ تمہارے اتالیق ابنِ یحیٰی بھی میرے ہمراہ ہیں ؛

آیولینتھی۔ وہ بھی ہیں! کہاں؟ مَیں آپ کا خیر مقدم کرتی ہُوں (ابنِ یحیٰی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے)

رینی۔ (مارتھا کو علیحدہ لے جاتا ہے۔ اور ابنِ یحیٰی آیولینتھی سے باتیں کرتا ہے) یہ کیا واقعہ پیش آیا؟

مارتھا۔ اے حضور میں کیا جانوں۔ مجھے بھروسہ تھا کہ جب تک وہ جگائی نہ جائے سوتی رہے گی۔ ہم لوگ اسے چھوڑ کر کھیتوں کی طرف چلے گئے۔ اس وقت ــــــ وہی کہتی ہے۔ مجھے تو یقین نہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کوئی اجنبی آیا اور اُس سے باتیں کیں!

رینی۔ یہ میری ہی بوکھلاہٹ کا ثمرہ ہے۔ میں حکیم یحییٰ کے پیچھے پیچھے گیا۔ اور دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔ ہاں مارتھا یہ اجنبی؟

مارتھا۔ وہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے۔ مگر اتنا پتہ ضرور چلتا ہے۔ کہ اجنبی نے اُس سے اس کے نابینا ہونے کا بھید کہہ دیا!

رینی۔ آنکھوں سے معذور ہونے کا؟ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کو یہی منظور ہے کہ وُہ قبل از وقت آگاہ ہو جائے۔ جو اس کی مرضی۔ (ابنِ یحییٰ کو اشارہ سے بلاتا ہے) ابنِ یحییٰ تم نے سُنا؟

ابنِ یحییٰ۔ یہ اتفاق نہایت مسعود ہے۔ ایک اجنبی نے اُسے بیدار کر دیا۔ مجھے یہاں میز پر وہ نقش ملا۔ تاہم اسے جو کچھ اپنی حالت کے متعلق معلوم ہؤا مبہم ہے۔ اب اُسے سب حال بے کم و کاست بتا دینا چاہیئے۔ آپ اس معاملے میں مجھ سے متفق ہو چکے ہیں

رینی۔ یونہی سہی! (آیولینتھی کے پاس جاتا ہے) میری پیاری بیٹی میں جو کچھ کہوں غور سے سُنو۔ یہ بات اب تم سے زیادہ عرصے تک چھپائی نہیں جا سکتی۔ تمہاری زندگی کا وُہ لمحہ آگیا۔ جس کا بڑی مستقل مزاجی سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کیا تم صبر کے ساتھ میری بات سنو گی؟ کیا

تم کو اگر کوئی غیر متوقّع صدمہ پہنچے۔ جو تمہاری رُوح کو مجروح کر دے۔ تو اُسے صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرو گی؟

آیولینیتھی۔ ابّا جان فرمایئے۔ آپ کے مُنہ سے سُن کر اس کی شدّت بہت کم ہو جائے گی۔

رینی۔ معلوم نہیں کہ اجنبی نے تم سے کیا کہا۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ کہ وہی کہا ہو گا۔ جس کے پوشیدہ رکھنے میں ہم نے آج تک اتنی احتیاط برتی۔ یعنی تمہاری رُوح میں ایک ایسی قوّت کی کمی ہے۔ جس کے بغیر تم اپنے گرد و پیش کی چیزوں کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتیں۔ اور یہ بینائی کی عدم موجودگی ہے۔

آیولینیتھی۔ اُس نے بھی یہی کہا تھا۔ مَیں نہ سمجھی تھی۔

رینی۔ اچھا مجھ سے سُنو۔ ایک ایسی قوّت ہے جسے روشنی کہتے ہیں۔ ہوا اور طوفان کی طرح یہ بلندی سے ہم تک پہنچتی ہے۔ اور آندھی کی طرح اپنی بے پناہ تیزی سے جن چیزوں کو چھُو لیتی ہے۔ اُن میں ایک نئی انشاریت۔ نئی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ نئی معنویت بھر دیتی ہے۔ بسا اوقات اس میں گرمی بھی محلول ہوتی ہے۔ ہم تک یہ آنکھوں کے راستے سے پہنچتی ہے۔ اور اُس کے واسطے سے ہمیں علم ہوتا ہے۔ کہ یہ عالم کیا ہے۔ اور خُدا نے اُسے کیسا بنایا ہے۔ اس طرح ہمیں اس کی قدرت و حکمت و کرامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب تک تم نے جن باتوں کو بڑی محنت سے سیکھا۔

اور محض قیاس کیا۔ اُن کو آنکھوں کی بدولت آسانی سے دیکھ اور پہچان سکتی ہو۔ کہ ان کی ضخامت کیا ہے اور شکل کیسی ہے (متاثر ہوکر) ابتدائے عُمر میں تمہاری بصارت زائل ہو گئی۔ اور تم اس حسین دُنیا اور نورانی سرزمین کے نظارہ سے محروم ہو گئیں۔ ہر امکانی کوشش کی گئی مگر اس نقصان کی معقول تلافی نہ ہو سکی۔ صرف اتنا ہُوا۔ کہ ہم نے تم کو اس کمی کے علم اور صدمے سے محفوظ رکھا ۔

آیولینیتھی ۔ آہ ابا جان! آپ کے الفاظ حیرت میں ڈالنے والے ہیں جن کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آتا۔ عالم! میں جانتی ہُوں۔ کہ دستِ قدرت نے اُسے بنایا۔ یہ بات مجھ سے کب چھپی ہوئی تھی۔ میں اپنے پروردگار کو بھی پہچانتی ہُوں۔ کیا یہ دنیا اس کی قدرت کا ثبوت نہیں ہے؟ کیا چنگھاڑنے والا طوفان اور نسیم کی ہلکی ہلکی سانس اور وُہ گرمی جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ایسی عمدہ ترتیب اور صلاحیت کہ پودے پھپکیں اور پھُولیں پھلیں۔ پتھر۔ دھات۔ بہتے ہوئے چشمے چڑیوں کا سنگت میں گانا۔ کیا یہ سب اپنے عظیم پیدا کرنے والے کی شہادت نہیں دیتے۔ اور اُس کا اعلان نہیں کرتے؟ کیا آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔ کہ خدا نے دُنیا میں کیا کیا۔ کیسا اور کس لئے بنایا ہے؟ آپ نے تو یہاں تک کہا تھا۔ کہ آیولینیتھی تم خود اُس کی قدرت کا کرشمہ ہو! میں جس طرف مُڑتی ہُوں۔ فطرت میں۔ لوگوں میں۔ خود اپنی ہستی کی گہرائیوں میں۔ اُن خیالات میں جو خیالات سے پیدا

ہوتے ہیں۔ اور جن کا سلسلہ لامتناہی ہے۔ ان سب میں مجھے وہی آواز گونجتی سُنائی دیتی ہے۔ اور سب اس کی عظمت کا بآوازِ بُلند اقرار کرتے ہیں ۔

ریبی ۔ (ابنِ یحییٰ سے علیحدہ) آہ ابنِ یحییٰ ۔ ہم نے اس خوبصورت عقیدے کو مسمار کر دیا !

آیولینیقی ۔ ایک بات بتائیے۔ مجھے اپنی آنکھوں کے واسطے سے اس دُنیا کا علم حاصل کرنا چاہیئے ؟ اس اجنبی نے بھی بصارت کا ذکر کیا تھا۔ جو تھوڑی دیر پہلے یہاں آیا تھا۔ اور جس کے عجیب و غریب الفاظ میرے دل پر نقش ہیں + ابا جان ! دیکھنے کے کیا معنی ہیں ؟ کیا مَیں اُس کی آواز کو دیکھ سکتی ہوں۔ جس نے میری رُوح میں شادی و غم کا تلاطم ایک ساتھ برپا کر دیا ؟ کیا میں ان آنکھوں سے بُلبل کے پھولوں کو دیکھ سکتی ہُوں جن پر مَیں نے اکثر غور کیا ہے۔ اور تصوّر کی مدد سے دُور دُور کھوج لگانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ شاید اُس کا نغمہ ایک پھُول ہے۔ جس کی خوشبو کا تو مجھے علم ہے۔ مگر اُس کی جڑ۔ پتّوں اور شاخوں سے بیگانہ ہوں ۔

ریبی ۔ آہ ! میری بیٹی۔ تیرا ہر سوال میری رُوح کو تڑپاتا ہے۔ پارۂ جگر ! میرا اعتبار اور اُس نیک ساعت کا انتظار کر۔ جب ہر بات جو اس وقت ایک معمّا ہے۔ تجھ پر خود بخود آشکار ہو جائے گی۔ لیکن بیٹی مجھے امید ہے۔ اور اسی امید نے مجھے آج تک سنبھالے رکھّا ہے۔ کہ

تیری بینائی تجھے دوبارہ عطا ہو گی۔ تیری آنکھیں کھلیں گی۔ اور روشنی کی شعاعیں خوشی خوشی اُن کا استقبال کریں گی۔ خدا کرے کہ میرا شریف دوست اور تیرا مہربان اتالیق ابنِ یحییٰ اپنی کوشش میں کامیاب ہو۔ اور وہ گھڑی آ جائے۔ جس کے واسطے وہ اپنے کمال کے بھروسے پر تیاریاں کر رہا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ وہ شبھ گھڑی آ پہنچی۔ میری پیاری بیٹی۔ ابنِ یحییٰ پر اعتماد کر۔ اور اُس کے ساتھ مکان کے اندر جا۔ مارتھا تیرے ہمراہ ہو گی۔ پہلے تجھ پر غنودگی طاری ہو گی۔ اُس کے بعد —— اگر خدا کا فضل شاملِ حال رہا تو ——

آیولینتھی۔ ابّا جان آپ کیسے ہیں؟ آپ کا ہاتھ کیوں کانپ رہا ہے؟ پیارے ابّا جان! آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مبارک وقت آ گیا۔ جس کا آپ نے اتنی مدّت تک بڑی بے چینی سے انتظار کیا۔ کیا آپ کو یہ خدشہ ہے۔ کہ مایوسی کا سامنا ہو گا۔ فرض کیجئے کہ ایسا بھی ہوا۔ تو کیا میں آپ کی چہیتی بیٹی نہ رہوں گی۔ وہ بیٹی جو اس وجہ سے شاد اور اپنی قسمت پر نازاں ہے۔ کہ آپ اُس سے محبّت کرتے ہیں؟ جانے کی اجازت بخشئے۔

رینی۔ آہ میری بیٹی! میری بیٹی!

آیولینتھی۔ ابّا جان مطمئن رہیئے۔ جس امر میں میرے دانا اور مہربان اتالیق نے اس قدر غور و فکر سے کام لیا ہے۔ اس میں کامیابی کی قطعی امید ہے۔ میں محسوس کر رہی ہوں۔ کہ اس وقت بھی اس غیر معمولی قوّت

سے واقف ہوں جسے آپ روشنی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوت مجھ میں موجود ہے + آہ جس وقت وہ حیران بنانے والا اجنبی یہاں موجود تھا۔ میرے دل میں ایک ایسے جذبہ نے جوش کھایا۔ جس سے مَیں پیشتر واقف نہ تھی + جو بات اُس کے مُنہ سے نکلتی تھی۔ اس کی آواز بازگشت میری رُوح میں گونجتی تھی اور ایسے نئے نغموں کے پھُول کھلاتی تھی۔ جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا کیا آپ نے نہیں کہا۔ کہ روشنی بڑی تیز رفتار ہوتی ہے۔ اور جس شے کو چھُو لیتی ہے۔ اس میں ایک نئی معنویت پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس میں اکثر حدّت بھی شامل ہوتی ہے —— دِل کی حرارت ابّا جان مَیں جانتی ہُوں۔ کہ روشنی کسے کہتے ہیں + اگر آپ نے روشنی کی صحیح تعریف کی ہے۔ تو کوئی جیسے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آج مجھ پر اس کا ظہور ہوگا۔ لیکن ایک معاملے میں آپ کی رائے درست نہیں۔ آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ بلکہ بصارت کی جگہ یہاں دِل کے قریب ہے۔ یہاں اس کی شیریں یادگار قائم ہے۔ اور اس نُور کا پرتو ہے۔ جو میری رُوح میں دَر آیا ہے + بیتاب آرزوؤں کے ساتھ مَیں اس روشنی سے ملنے جا رہی ہُوں۔ (مارتھا کے ساتھ گھر کے اندر چلی جاتی ہے)

ربی۔ (ابنِ یحییٰ سے جو گھر کے اندر جانے والا ہے) ابنِ یحییٰ۔ ٹھہرو! یہ بھید کچھ تمہاری سمجھ میں آیا؟ وہ اجنبی کہاں ہے۔ جس نے

اِس طرح میری لڑکی کے سکون میں خلل ڈالا؟ اس کے الفاظ جذبات سے لبریز تھے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ تمہارا کیا خیال ہے؟

ابنِ یحییٰ۔ حضرت! عورتوں کا مزاج بخوبی کون سمجھ سکتا ہے۔ مگر اُس کی موجودہ حالت میری تدابیر سے چنداں میل نہیں کھاتی۔

رینی۔ صاف صاف کہو۔

ابنِ یحییٰ۔ فرض کیجئے۔ کہ آیو لینیتی کے جملہ خیالات کا مرکز یہی اجنبی شخص ہے۔ وہی اس کی طبیعت پر قبضہ کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا مجھے شک ہے۔ کہ میرا فن اپنا پورا اثر دکھائے۔ اور کوئی مفید نتیجہ رونما ہو۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے۔ کہ دونوں طاقتیں مخالف ہونے کی بجائے متحد ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کی معاون ثابت ہوں۔ اس ضعیف امید پر اب دارومدار ہے۔ دیکھیئے کیا ہوتا ہے (گھر میں داخل ہوتا ہے)۔

رینی۔ خدا معلوم کون شخص آیا تھا۔ شاید برٹرانڈ کو معلوم ہو (ایلمرک چور دروازے سے داخل ہوتا ہے)

ایلمرک۔ بندگان عالی کے لئے ایک خط لایا ہوں!

رینی۔ ٹرسٹان کے پاس سے؟ (مُہر توڑتا ہے) اسی کا خط ہے۔ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ ایلمرک قریب آؤ۔ وہ ہمارے پاک معاہدہ کو توڑنا چاہتا ہے!

ایلمرک۔ معاہدہ سے رُوگردانی!

ریمی - (پڑھ کر) حیرت اور سخت حیرت! وہ اقرار کرتا ہے - کہ غلطی پہ تھا - اور تلافی کے شرائط کا انحصار مجھ پہ کرتا ہے - تاہم آیولینتھی کے ساتھ شادی سے انکار ہے!

ایلمرک - میں نے آج تک ایسی گستاخی نہیں دیکھی!

ریمی - آہ ایلمرک! قسمت میری مخالفت کرتی ہے - یہ ایک شگونِ بد ہے - خدا جانے کیا ہونے والا ہے - اس شادی سے نہ معلوم کیا کیا اُمیدیں تھیں - اور اسی سے آیولینتھی کے حصولِ بینائی کی توقع بھی وابستہ تھی - ایک امید تو منقطع ہوئی - اور - - اور شاید کچھ دیر بعد دوسری امید کا بھی خون ہو جائے گا - لیکن میں غیر دانشمندانہ یا محبت آگیں آہ و زاری سے اپنی تذلیل نہ کراؤں گا + وہی ہوگا جو خدائے تعالےٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے مقدر کر دیا ہے + یہ خط کون لایا تھا؟

ایلمرک - جیوفری کا ایک ملازم تھا + وہ کہتا تھا - کہ ٹرسٹان جیوفری کا مہمان ہے +

ریمی - جیوفری کا مہمان؟ ایسی صورت میں تو آس بندھتی ہے - شاید وہ ———— لیکن ———— یہ شور کیسا ہوا؟ درہ میں تلواروں کی جھنکار کیسی؟

ایلمرک - (دروازے کے پاس جاکر) وہ زبردستی گھس آئے!

ریمی - زبردستی! کون بدمعاش ہیں؟

ایلمرک - ہمارے چند نفر سپاہی +
رینی - تلوار کھینچ لو! وہ بغیر سزا پائے بادشاہ رینی کے منہ نہیں آسکتے!

چھٹا منظر

(بادشاہ ریبنی - ایلمرک - ٹرسٹان جو مکمل طور پر مسلّح ہے - مع اپنے سپاہیوں کے - اس کے بعد جیوفری مع اپنے سپاہیوں کے - آسمان پر شفق پھولی ہوئی ہے)

ٹرسٹان - اپنے تئیں ہمارے حوالے کر دو - درّہ کے محافظوں نے ہتھیار ڈال دئے - کیا تم بھی ان کی پیروی کرتے ہو؟

ریبنی - کیا کہا؟ تُو کون ہے جس کے شریر ہاتھوں نے مسلّح ساتھیوں کے بل بوتے پر اس سرزمین کو ناپاک کیا؟ آگے قدم نہ بڑھانا - ورنہ خاک پھانکتا نظر آئے گا!

ٹرسٹان - او بُڈّھے ذرا اپنے الفاظ کا خیال رکھ - مَیں ڈرتا نہیں - مگر مجھے یقین کامل ہے - کہ یہ جگہ آسیب زدہ ہے - اور کسی مُوذی اور نجس طاقت کے چُنگل میں ہے - اسی سے تو کانپ رہا ہے (ریبنی دراصل مارے غصّے کے کانپ رہا تھا) اور میرا دل شیر ہے - اگر تُو ساحر ہے

اور یہ گھمنڈ ہے۔ کہ تیرا جادُو کارگر ہو گا۔ تو اس بھروسے پر نہ بھُول۔ اس تلوار کو حضرت پاپائے روم نے متبرّک کیا ہے۔ اور یہ رومال بھی حضرت مریم کی آونیان والی خانقاہ میں پاک ہاتھوں نے بُنا ہے۔ اور اس زرہ کے نیچے وہ مصمّم عزم ہے جو تجھ پر غلبہ حاصل کرے گا۔ جس طرح سینٹ جارج نے اژدر کو ہلاک کیا تھا!

ریبی۔ گمراہ آدمی! تو یہاں کس غرض سے آیا ہے؟

ٹرسٹان۔ پہلے میری بات کا جواب دے! کیا تو اس وادی کا مالک ہے؟

ریبی۔ بیشک! اور اسی پر میری املاک کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ لیکن تُو کون ہے؟

جیوفری۔ (مع اپنے ساتھیوں کے داخل ہوتا ہے) یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں؟ بادشاہ ریبی! (زانو ٹیک کر) میرے بادشاہ!

ٹرسٹان۔ کیا؟ بادشاہ ریبی!

ریبی۔ جیوفری! تو بھی سازش میں اپنے بادشاہ کے دشمن کا شریک ہے!

جیوفری۔ جہاں پناہ ایسا نہ فرمائیے۔ وہ مجھ سے آگے روانہ ہو گیا۔ مجھے دیر میں خبر ہوئی؀

ریبی۔ (ٹرسٹان سے) بتاؤ تم کون ہو؟

ٹرسٹان۔ میرا نام ٹرسٹان آف وڈمانٹ ہے۔ اور آپ اس نام سے

اچھی طرح واقف ہیں ؛

ریمی - کیا ؟ ٹرسٹان ! (جیوفری سے) کیا یہ سچ ہے ؟

جیوفری - حضور ایسا ہی ہے !

ریمی - (کچھ سوچ کر) تو شاید تمہیں ہو جو آج ایک دفعہ پیشتر بھی آ چکے ہو ؟

ٹرسٹان - ہاں جناب - لیکن اتفاقیہ نہ کہ بالقصد - خواب میں بھی شُبہ نہ ہُوا - کہ یہاں آپ کی عملداری ہے !

ریمی - تو اب دوبارہ کس نیّت سے آئے ؟

ٹرسٹان - آپ جانتے ہیں ؛

ریمی - مجھے علم نہیں - تم بتاؤ ؛

ٹرسٹان - کیا یہ ممکن ہے ؟ اس پھُولوں سے لدی ہوئی وادی میں جہاں کی ہر شے حیرت افزا ہے - اُن سب سے حسین ایک لڑکی ہے - پروانس کے تمام ٹروبیڈور متفقہ کوشش کریں - تو بھی اس کی تعریف سے کماحقہٗ عُہدہ برآ نہ ہوں !

ریمی - اور تم کہتے ہو - کہ یہ خوبصورت لڑکی —— کہو کیا کہتے ہو ؟

ٹرسٹان - مَیں اپنی رُوح کی قسم کھا کر کہتا ہُوں - کہ اس لڑکی نے مجھ پہ ایسا جادُو کر دیا ہے - کہ مَیں ابدالآباد کے لئے اُس کا غلام ہو گیا ہوں ؛

ریمی - کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون ہے ؟

ٹرسٹان - نہیں - لیکن اس کے خط و خال اور اس کی گفتگو سے ظاہر ہے -

کہ شریف اور عالی نسب ہے ۰

رینی - کیا تم نے غور نہیں کیا - کہ قدرت نے اَور جملہ امور میں اس سے فیاضی برتی - مگر ایک نقص رہنے دیا ؟

ٹرسٹان - ہاں افسوس کہ وُہ نابینا ہے - تاہم اس کی رُوح میں ایک موج نور جوش زن ہے - اور ہر تاریک شے کو منوّر کر دیتی ہے ۰

رینی - باوجودیکہ تمہیں اُس کے نابینا ہونے کا علم ہے ——

ٹرسٹان - مَیں بصد فخر اپنا تاج شاہی اُس کے قدموں پر نثار کرنے کو تیار ہُوں !

رینی - حضرت مریم کی قسم تم عجیب و غریب آدمی ہو ! مسلّح ہو کر اُس چیز کے زبردستی لے جانے کو آئے - جو مدّت سے تمہاری تھی - اور جسے قبول کرنے سے تم نے بصد حقارت انکار کر دیا !

ٹرسٹان - یہ آپ نے کیا فرمایا ؟

رینی - سنو ! یہ حسین لڑکی جس نے تمہارے دل کو اسیر کر لیا میری بیٹی ہے !

ٹرسٹان - آپ کی بیٹی !

رینی - ہاں اے نوجوان کاؤنٹ - میری بیٹی اور وہی بیٹی جس کو تمہارے خط سے واضح ہوتا ہے - کہ تم کبھی بطور اپنی ملکہ کے قبول نہ کرو گے - وہی جس کی طرف سے تمہارے دل میں ایسی بیزاری پیدا ہوئی - کہ اپنی گلو خلاصی کے لئے لورین کے پورے صُوبہ سے ہمیشہ کیلئے

دستبردار ہونا گوارا ہے۔ وہی جس کے دل پر تم نے ایسا قابُو پالیا ہے۔ کہ مجھے شک ہے۔ وہ غریب لڑکی تم کو آسانی فراموش نہ کریگی۔

ٹرسٹان۔ مجھے امید ہے۔ کہ جناب ایسی غیر متوقع خوشی کا مژدہ بلاوجہ نہیں سُنا رہے ہیں؟

ریبی۔ نہیں میں نے غلط نہیں کہا!

ٹرسٹان۔ لیکن وہ کیوں ——

ریبی۔ اس وادی میں بند رکھی گئی ہے؟ یہ تُمہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا تم شاید آگاہ نہیں۔ کہ بڑے نازک موقع پر آئے ہو + میری پیاری آنیٹھی اسی وقت جبکہ ہم باتیں کر رہے ہیں ہمیشہ کے لئے شب کی تاریکی میں داخل یا دِن کی پُر از آب و تاب روشنی میں بیدار ہو رہی ہے۔

ٹرسٹان۔ آپ ایسا کس بنا پر فرماتے ہیں؟

ریبی۔ اسی وقت ابن تیجی دیکھ رہا ہے۔ کہ آیا —— (مکان کے قریب جاتا ہے) خاموش رہو۔ میرا خیال ہے۔ کہ اندر کچھ باتیں ہو رہی ہیں۔ سب خاموش رہیں۔ وہ بول رہی ہے۔ آہ! سُنو اور بتاؤ۔ کہ اُس کے لہجے سے خوشی ظاہر ہوتی ہے یا غم —— لیکن کوئی آ رہا ہے!

ساتواں منظر

(علاوہ اُن لوگوں کے جو پیشتر سے موجود ہیں۔ اوّل برٹرانڈ۔ پھر مارتھا۔ آیو لینتھی اور ابنِ تحیٰی علے الترتیب داخل ہوتے ہیں)

ریبی۔ فوراً بتاؤ۔ کہ کیا حال ہے؟

برٹرانڈ۔ افسوس مجھے معلوم نہیں! وہ جدا رہ ہوئی اور سب غُل ختم ہو گیا۔ مَیں ہراساں ہو کر چلا آیا۔

مارتھا۔ وہ دیکھ سکتی ہے!

ریبی۔ مارتھا! کیا وہ دیکھ سکتی ہے ——؟

ٹرسٹان۔ خدا کرے ایسا ہی ہو!

مارتھا۔ خاموش! خاموش! وہ آرہی ہے! (ابنِ تحیٰی آیو لینتھی کا ہاتھ تھامے ہوئے داخل ہوتا ہے۔ لوگوں کو اشارہ کرتا ہے۔ کہ آڑ میں ہو جائیں)

آیو لینتھی۔ آپ مجھے کہاں لئے جا رہے ہیں؟ اے خدا مَیں کہاں ہوں۔ سنبھالئے۔ آہ مجھے سنبھالئے!

ابنِ یحییٰ - بیٹی! گھبراؤ نہیں ٭

آیو لینیتھی - مجھے سنبھالئے - ٹھہر جائیے! مَیں یہاں پہلے کبھی نہیں آئی
اس غیر مانوس جگہ میں کیونکر رہوں گی؟ اُف! اُف! بچائیے! وہ
مجھ پر ڈھایا پڑتا ہے! آہ کس قدر ایذا پہنچ رہی ہے!

ابنِ یحییٰ - بیٹی - اپنے دل پر قابو رکھو - زمین کی سمت دیکھو - یہی ہمیشہ
تمہاری رفیق رہی ہے - اور اب بھی خندہ پیشانی سے تمہارا خیر مقدم
کرتی ہے - یہ باغ وہی ہے جس کی تم نگہداشت کرتی آئی ہو ٭

آیو لینیتھی - میرا باغ؟ میرا! افسوس میں اسے نہیں پہچانتی - یہ پودے
کس قدر خوف ناک ہیں - ہشیار رہیئے! وہ ہم پر ٹوٹے پڑتے
ہیں!

ابنِ یحییٰ - بیٹی - خائف نہ ہو - یہ تناور درخت کھجور کے ہیں جن کے
پتّوں اور پھلوں کو تم ایک مدّت سے جانتی ہو ٭

آیو لینیتھی - آہ نہیں، نہیں! مَیں اِن کو نہیں جانتی (آسمان کی طرف
دیکھتی ہے) یہ چمک جو مجھے گھیرے ہوئے ہے - اور وسیع
گنبد جو ہمارے سروں پر ہے - اُف کس قدر بلند ہے! وہ کیا ہے؟
کیا وہی خدا ہے؟ کیا وہی اس کی رُوح ہے - جو آپ کہتے
تھے - کہ کائنات بھر پہ چھائی ہوئی ہے؟

ابنِ یحییٰ - چمک روشنی کی ہے - اس میں بھی خدا ہے - جس طرح ہر شئے
میں ہے - یہ گہرا نیلا رنگ جو اس ہوائی گنبد میں بھرا ہوا ہے -

آسمان ہے۔ جہاں ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا کا عرشِ اعظم ہے میری بیٹی گھٹنے ٹیک دو۔ اور ہاتھ اُٹھا کر درگاہِ باری میں دُعا مانگو۔

آیو لینیتھی۔ مجھے سکھایئے کہ کس طرح دُعا مانگوں۔ آج تک مجھے کسی نے دُنیا کے مالک و مختار خدا کے سامنے دُعا مانگنے کا طریقہ تعلیم نہیں کیا۔

ابنِ یحیٰی۔ میری پیاری بیٹی۔ مودب ہو کر کہو۔ کہ اے پُراسرار خالق! تو نے مجھ سے گفتگو کی جب میری آنکھوں پر تاریکی کی نقاب تھی اب اپنی روشنی کی شعاعوں میں جو اس جہان کو منور کرتی ہیں۔ میری رہنمائی کر۔ اور سکھا دے کہ کس طرح تیرے دامنِ رحمت سے لپٹی رہوں۔

آیو لینیتھی۔ (مندرجہ بالا الفاظ دُہرا کر) بیشک اس نے میری سُن لی۔ مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ اُس نے مجھ پر امن کی پُرسکون بارش کر دی۔ صرف وہی مجھ سے ہم کلام اور سابق کی طرح مہربان ہے۔ گو دکھائی نہیں دیتا۔

ابنِ یحیٰی۔ اٹھو۔ میری بیٹی اُٹھو۔ اور اپنے ارد گرد نظر ڈالو۔

آیو لینیتھی۔ بتایئے وہ کون لوگ ہیں جن کے قد ایسے شاندار ہیں؟

ابنِ یحیٰی۔ تم سب سے واقف ہو۔

آیو لینیتھی۔ آہ نہیں۔ میں کچھ نہیں جانتی۔

ریمنی۔ (آگے بڑھ کر) آیولینتھی۔ میری طرف دیکھو۔ تم میری بیٹی ہو ٭
آیولینتھی۔ ابا جان! اے میرے اللہ! اب میں نے آپ کو پہچانا۔ آپ کی آواز اور ہاتھ کی گرفت سے! اب نہ جائیے گا۔ میری خبرگیری اور رہنمائی کیجیۓ۔ میں اس روشنی کی دنیا میں بالکل اجنبی ہوں۔ جو کچھ میرا تھا مجھ سے چھین لیا گیا۔ ہر اُس شئے سے محروم ہو گئی جو اس سے قبل میری خوشی کا سرمایہ تھی!
ریمنی۔ بیٹی میں نے تیرے لئے ایک رہبر انتخاب کیا ہے ٭
آیولینتھی۔ آپ کا مطلب کس سے ہے؟
ریمنی۔ (ٹرسٹان کی طرف اشارہ کر کے) وُہ دیکھ وُہ تیرا منتظر ہے ٭
آیولینتھی۔ وُہ اجنبی؟ کیا وُہ اُن ہنس مُکھ نُورانی فرشتوں میں سے ہے جن کا آپ نے ایک مرتبہ تذکرہ کیا تھا۔ کیا وُہ آسمان سے نازل ہونے والی روشنی کا فرشتہ ہے؟
ریمنی۔ یاد کرو! تم اس کو جانتی ہو۔ اور اس سے ہمکلام ہو چکی ہو!
آیولینتھی۔ اُس سے؟ اُس سے؟ (ہاتھوں سے آنکھوں کی آڑ کر کے) ابا جان! اب میں سمجھی۔ اسی کے باوقار جسم سے وُہ آواز مشابہ ہے۔ جو میں نے کچھ دیر اُدھر سُنی تھی۔ متین مگر قوی۔ صرف وہی آواز تمام فطرت میں دورہ کر رہی ہے۔ (ٹرسٹان سے جو اس کی طرف بڑھتا ہے) صرف ایک لفظ ان لفظوں میں سے جو پیشتر کہہ چکے ہو!

ٹرسٹان ۔ اے مہربان و خوش خُو ملکہ !

آیولینتھی ۔ آبا جان سُنئے ! سُنئے ! انہیں دلکش الفاظ کے ساتھ روشنی کی پُر لطف شعاعیں مجھ تک پہنچیں ۔ اور یہی میٹھے بول میرے دل کی حرارت سے اس طرح گھُل مِل گئے ۔ کہ ایک دُوسرے سے جُدا نہیں ہو سکتے !

ٹرسٹان ۔ (آیولینتھی کو گلے سے لگا کر) آیولینتھی ! سب سے زیادہ عزیز !

رینی ۔ تم دونوں کو خُدا برکت دے ۔ وُہ خدا جس کی حیرت انگیز صناعیوں کے آگے ہم سب سرِ عبودیت خم کرتے ہیں ۔ آمین !

قرطبہ کا قاضی

اور دوسرے یک بابی کھیل

از سید امتیاز علی تاج

پہلی بار چھپ کر تیار ہے۔ اس مجموعے میں اسٹیج پر پیش کرنے کے لئے پانچ ایسے یک بابی کھیل مہیا کئے گئے ہیں۔ جو نوعیت میں مختلف ہیں۔ اور اردو ادب میں اپنی نظیر نہیں رکھتے:۔ (۱) قرطبہ کا قاضی (ٹریجیڈی)۔ (۲) خوشی (کامیڈی)۔ (۳) دندان ساز کی کرسی میں (سنسنی پیدا کرنے والا کھیل)۔ (۴) بوکس اور کاکس (فارس یعنی نقل) اور (۵) صید و صیاد (ایک رومانی کھیل)

اردو میں مصنفین نے یکبابی کھیل بہت سے لکھے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر کی زبان میں ڈرامائی لذت نہیں۔ نہ وہ ایسے ہیں کہ اسٹیج پر پیش ہونے کے بعد کامیاب ہو سکیں۔ اسٹیج پر شوقیہ کام کرنے والوں کی ضرورتوں مشکلوں اور مجبوریوں کو مدِ نظر رکھ کر تاج نے پانچ ایسے نفیس پختہ اور کم خرچ کھیل پیش کئے ہیں جن میں سے ایک ایک اسٹیج پر غیر معمولی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ان کھیلوں کی جملہ خوبیوں کی قدر وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو اسٹیج کے ڈراما کا صحیح ذوق رکھتے ہیں ؛

اس مجموعے کی کئی کئی کاپیاں ہر اسکول اور کالج اور شوقیہ کام کرنے والوں کی ہر جماعت کی لائبریری میں جگہ پا سکتی ہیں۔ کہ بوقتِ ضرورت ایکٹروں کے لئے پارٹوں کی نقل نہ کروانی پڑے بلکہ ہر ایک کو ایک ایک کاپی دی جا سکے۔ قیمت دو روپے ؛

دار الاشاعت پنجاب لاہور

پوسٹ بکس نمبر ۲۹